امام عصر (عج)

کے بارے میں استاد شہید مطہری سے ۱۱۰ سوال

سوال ۱: انبیاء کالوگوں کے درمیان مبعوث ہونے کا کیا مقصد تھا ؟

جواب : خدا کی طرف سے لوگوں کے درمیان مبعوث ہونے والے تمام انبیاء کی بعثت کے دو مقصد ہیں۔

۱. خدااور بندے کے درمیان رابطہ ہے دوسرے لفظوں میں بندے کا خدا کے علاوہ کسی اور کی پرستش کرنے کی نفی کرنا ہے جو کلمہ لاالہ الااللہ کا خلاصہ ہے اس کے علاوہ کسی اور خدا کی عبادت کرنے سے بھی منع کرنا ہے۔
۲. دوسرا ہدف اور مقصد جو انبیاء کا خدا کی جانب سے ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان نیک اور اچھا سلوک برقرار کیا جائے ، لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ عدل وانصاف ، صلح ، تعاون ، احساس ، اور محبت کے ساتھ پیش آنا ہے۔

سوال ۲ : شیعوں کا ایک امتیاز یہ ہے کہ وہ آخرت کے بارے میں بدبین نہیں ہوتے اس کے بارے میں وضاحت کریں ؟

جواب : عقاید اسلامی میں ایک خاص امتیاز آخرت کے بارے میں بدبین نہ ہونا ہے اور مخصوصا اہل تشیع کی نظر بھی آخرت کے بارے میں یہ ہے کہ وہ آخرت کے بارے بد

بین نہیں ہیں اہل تشیع کہتے ہیں کہ ظلم وستم، لڑائی جھگڑا ، فساد ، اور ظلمت کا سلسلہ وغیرہ یہ سب دائمی نہیں ہیں اگر کوئی چیز ہمیشہ کے لیے ہے تو وہ عدل وانصاف اور نور، امن اور عدل وانصاف ہے۔

سوال ۳ : آپکی نظر میں انسان کا مستقبل اور آخرت اس دنیا میں کیسا ہے؟

جواب : انسان کا مستقبل اس دنیا میں نیکی، ظلم نہ کرنا، اور عدل وانصاف برقرار کرنا ہے، اور اگر انسان سب سے پہلے قرآن مجید میں غور وفکر کرے تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم نے بھی اسی بات کی تایید کی ہے اور جو بھی اس پر عمل کرے گا اسے مستقبل کی خوشخبری دی ہے اور اس کا مستقبل روشن ہے اس بارے بہت زیادہ آیات نازل ہوئی ہیں۔[1]

سوال ۴ : آپکی نظر میں کون سا دین دنیا پر حاکم ہوگا؟

جواب : وہ دین جو دنیا پر حاکم ہوگا وہ دین خدا ہے اور وہ معنوی دین ہے جو لاالہ الااللہ ہے جب دین الہی حاکم ہوگا تو دنیا سے مادیت یعنی دنیا پرستی، خود پرستی ختم ہو جائے گی۔ دنیا کیا نتہا امن ہے دنیا کا آخر اپنے تمام درجوں کے ساتھ واحدانیت ہے۔

سوال ۵ : قرآن مجید میں دنیا کا آخرت کے ساتھ کیسا ارتباط ہے؟

---

[1] -آیۃ ۵۵ سورہ نور

جواب : قرآن مجید سے ہم دو مطلب سمجھ سکتے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ انبیاء کے مبعوث ہونے کے دو اہم مقاصد ہیں ایک وحدانیت اور دوسرا عدل وانصاف کا قیام۔

پہلا (یعنی وحدانیت) وہ خدا اور بندے کے درمیان رابطہ ہے۔ دوسرا۔ (عدل وانصاف کا قیام) انسانوں کے درمیان ہے یعنی انسان کا انسان سے رابطہ ہے۔

(۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ عدل کا مسئلہ صرف ایک فکر یا خیال نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور دنیا اس پر عمل کرے گی یعنی یہ ایک سنت الٰہی ہے اور خداوند بلآخرہ عدل کو حاکم کرے گا اور پھر دنیا میں عدل سالہا سال تک حکومت کرے گا۔

سوال نمبر۶: آپ عدل وانصاف کے مقابلے میں کیا چیز دیکھتے ہیں؟

جواب: عدل کے مقابلے میں ظلم ہے، دوسرے لفظوں میں انسان اس دنیا میں اپنی خلقت کے مطابق جن کاموں کو انجام دیتا ہے اور جو کوشش کرتا ہے اسی کا اجر اسے ملے گا۔

سوال۸: کیا اس دنیا میں عدل کے انکار کرنے والے ہیں اگر ہیں تو عدل کے بارے میں ان کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: پرانے زمانے کے لوگوں میں کچھ ایسے افراد موجود تھے جو عدل کے منکر تھے اور آج بھی ہیں جیسے یونان کے پرانے فلاسفہ اور بعض مغربی مفکرین۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ عدل کا کوئی معنی نہیں ہے اور عدل زور و زبردستی کے مقابلے میں ہے۔ عدل یعنی موجودہ قانون کا حکم کرنا ہے اور موجودہ قانون یہ ہے کہ زبردستی انسان پر کوئی چیز یا کوئی قانون لاگو کیا جائے اور انسان پر لازم ہے کہ اس پر عمل کرے۔

سوال ۹: اصل حق اس دنیا میں کیا ہے؟

جواب: حق، خلقت سے لیا گیا ہے خلقت چونکہ حقیقت ہے اور جو کوئی بھی موجود ہے وہ کچھ حقوق رکھتا ہے اور اپنے کام اور کوشش کے مطابق اسے حق ملنا چاہیے اور عدل کا مطلب ہے ہر حقدار کو اس کا حق دیا جائے۔ عدل ہر حقدار کو اس کا حق دلانے کا نام ہے۔

سوال ۱۰: کیا عدل انسانی فطرت کا حصہ ہے؟

جواب: انسان بعض چیزوں کو اپنی فطرت کے مطابق چاہتا ہے یعنی ان چیزوں کے حاصل کرنے کی کوئی خاص دلیل نہیں ہے مگر یہ کہ اپنے جسم اور روح کی خواہش کی خاطر ان چیزوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے مثلاً آپ ایک جلسہ میں شرکت کرتے ہیں اس جلسہ میں ایک خوبصورت قطعہ دیکھتے ہیں کہ جس پر (لاالہ الااللہ) لکھا ہوا ہے اس کے دائیں طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں اس قطعے کے بائیں طرف علیؑ ولی اللہ

دیکھتے ہیں ایک کالا ستارہ حضرت فاطمہ زہرا (س) کی عصمت کی نشانی کے طور پر دیکھتے ہیں پیغمبر اسلام ﷺ کا کلام، امام علیؑ کا کلام، امام حسنؑ کا کلام دیکھتے ہیں سب کچھ ایک مخصوص اور خوبصورت انداز میں ہے خوبصورت انداز میں لکھا ہوا ہے آپ کو یہ سب اچھا لگتا ہے کیوں؟ کس نے آپ کو مجبور کیا ہے کہ یہ آپ کو اچھا لگے؟ کسی نے مجبور نہیں کیا اس قطعے کے اچھے لگنے کی دلیل یہ ہے کہ وہ قطعہ بہت خوبصورت تھا۔ ہر انسان کے اندر یہ قوت موجود ہے کہ جب وہ خوبصورتی کو دیکھے تو اس کی تعریف کرے۔

سوال ۱۱: مشہور و معروف فیلسوف نیچہ کی عدل کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: مشہور و معروف فلاسفہ نتیجہ کی عدل و انصاف کے بارے میں کہتا ہے کہ میرے ساتھ زندگی میں ایسے واقعات پیش آئے کہ میں ان واقعات پر بہت ہنسا کیوں؟ وہ اس لئے کہ میں نے دیکھا کہ جو ضعیف اور کمزور لوگ ہیں جو عدل و انصاف کے بارے میکں بہت باتین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عدل و انصاف کی گرفت مضبوط تو کبھی یہ بات نہ کرتے تو پس فلاسفہ کہتے ہیں کہ انسان کس قسم کے عدل و انصاف کو قبول نہیں کرتا۔

سوال ۱۲: وہ لوگ جو عدل و انصاف کو انسان کے وجود میں نہیں دیکھتے پھر ان کا عدل و انصاف کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟ (نتیجہ اور ماکیاول کے نظریہ کی وضاحت کریں)

جواب : یہ لوگ جو یہ نہیں مانتے کہ عدل جو ہے وہ انسان کے وجود کے اندر موجود ہے ان لوگوں کی بھی دو اقسام ہیں (ا) ایک قسم کا نظریہ ہے کہ انسان کو عدل کے پیچھے نہیں بھاگنا چاھئے انسان عدل و انصاف کو اپنی امید یا تمنا نہ بنائے اور نہ ہی اسکے پیچھے آرزو لیکر جائے بلکہ ایک محکم قوت کے پیچھے جائے جو زور ہے عدل و انصاف تو ایک فضول سی چیز ہے اسکی آرزو نہ کرے صرف زور کی بنیاد پر ہر چیز کو حاصل کرے ان کی ایک ضرب المثل یہ ہے کہ انسان اسی زور کے ساتھ کامیاب ہے خلاصہ یہ ہے کہ " دو سینگ ایک میٹر کی دم پر بھاری ہیں (طاقت وہی سینگ ہیں اور دم عدل و انصاف ہے) ماکیاول اور نیچہ کا بھی یہی کہنا ہے کہ تم سینگ کو حاصل کرو عدل و انصاف سے ہمیں کیا مطلب۔

سوال ۱۳ : عدل اور انصاف کے بارے میں برتراند راسل کا کیا نظریہ ہے ؟

جواب : دوسرا گروہ عدل و انصاف کے بارے میں کہتا ہے کہ نہیں عدل و انصاف کے پیچھے جانا چاہئے اس لئے نہیں کہ عدل ہمیں اپنی طرف بلا رہا ہے بلکہ اس لئے کہ عدل و انصاف میں انسان کا ہی فائدہ ہے۔برتراند راسل کا یہ نظریہ ہے وہ اپنے اس نظریہ کے ساتھ یہ بھی بتانا چاہ رہا ہے کہ وہ انسان کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے نظریئے کو اس طرح بیان کر رہا ہے کہ انسان کو عدل کے پیچھے جانا چاہئیے کیونکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

راسل کہتا ہے کہ انسان اپنی طبیعت کے مطابق مفاد پرست پیدا کیا گیا ہے انسان اپنے لیے فائدہ کو پسند کرتا ہے پس اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ عدل کو برقرار کیا جائے کیا ہم انسان کو زبردستی یہ کہہ دیں کہ اے انسان عدل کو مانو ؟ لیکن ایک کام کیا جا سکتا ہے وہ یہ کہ انسان کے علم انسان کی عقل اور اس کی دانش مندی کو قوی کیا جائے اور اسے ایسی جگہ پر پہنچایا جائے کہ پھر اس سے کہہ سکیں کہ یہ انسان ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اصلی چیز تمہارے لیے منفعت ہے اور تم منفعت کے علاوہ کسی چیز کو اپنے لیے پسند نہیں کرتے پس تمہارا بھی فائدہ اسی میں ہے کہ عدل وانصاف دنیا میں قائم رہے اگر عدل وانصاف نہ ہو تو اس دنیا میں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

سوال ۱۴: مارکسزم کا عدل کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

جواب: مارکسزم کہتا ہے کہ عدل وانصاف جو ہے وہ عملی طور پر ہے لیکن انسان کے ذریعے سے نہیں ہے، انسان عدل کو تو برقرار کر سکتا ہے لیکن یہ عدل برقرار کرنا انسان کا کام ہی نہیں اور نہ ہی ہم انسان کے علم وعقل کو اتنا قوی کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے فایدے کو عدل وانصاف میں دیکھے۔

سوال ۱۵: اسلام کی عدل کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: اسلام کہتا ہے کہ یہ سب بد بینی انسان کی فطرت اور طبیعت میں ہیں، آج کا انسا ن اگر عدل سے دور بھاگتا ہے تو اس کی وجہ یہ کہ وہ ابھی تک کمال کے مطلوبہ درجے پر فائز نہیں ہوا ہے۔ ورنہ انسان کا سراپا وجود عدل و انصاف کا خواہاں ہے۔ لہٰذا اگر انسان کی صحیح تربیت کی جائے اور اسے کسی کامل مربی کے حوالے کیا جائے تو اس مقام پر فائز ہو جائے گا کہ خود بخود عدل و انصاف کا متمنی ہو گا اور دوسری بات یہ کہ عدل و انصاف انفرادی مفادات کو اجتماعی مفادات پر ترجیح دینے کا نام ہے۔ اور جس طرح اسے خوبصورتی سے محبت ہے اسی طرح اسے عدل سے بھی محبت ہونی چاہیے کیونکہ عدل و انصاف بھی خوبصورتی کے ہی ایک پہلو کا نام ہے البتہ ہماری خوبصورتی سے یہاں مراد معقول خوبصورتی ہے نہ ظاہری اور محسوس۔

سوال۱۶: آپ کی نظر میں کیا عدل و انصاف کے انسانی مکاتب کے لیے اس دنیا میں کوئی مثال دی جا سکتی ہے؟

جواب: حضرت علی کی شخصیت ہمارے لئے ایک نمونہ ہے جو ان تمام نظریات کو باطل قرار دیتے ہیں اب اگر ہم نے علیؑ کے بارے میں کوئی بات کی ہے تو بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات اٹھے گی کہ حضرت علیؑ کی شخصیت ایک مخصوص خصوصیات کی مالک ہے، نہیں ایسا نہیں ہے، یہ بات ٹھیک ہے کہ حضرت علیؑ کی شخصیت مخصوص خصوصیات کی مالک ہے بلکہ آج کل کے دور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں کہ جو عدل و انصاف کو پسند کرتے ہیں عدل ان کے وجود کے ساتھ جڑا ہوا ہے کس طرح جڑا ہوا ہے

؟ وہ اس طرح کہ انسان مستقبل میں بھی اسی طرح کا ہو گا یعنی عدل وانصاف کو پسند کرنے والا ہو گا۔

سوال ۱۷: ظہور حضرت مہدیؑ کے بارے میں سب سے بہترین نظریہ کونسا ہے؟

جواب: بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت مہدیؑ کے ظہور کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو دنیا اور انسان کے انحطاط کا سبب ہے یعنی ظہور حضرت مہدی سے دنیا پہلے دور کی طرف پلٹے گی۔

سوال ۱۸: آپ کی اس نظریہ کے بارے میں کیا رائے ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ امام زماں تب ظہور کریں گے جب دنیا اپنے پہلے دور کہ طرف پلٹے گی؟

جواب: حقیقت اس کے بر عکس ہے آج کا دور انسان کا علمی، فکری اور ترقی یافتہ دور ہے وہ تمام دلائل جو حضرت کے ظہور کے بارے میں ہم تک پہنچے ہیں اور دوسرے دینی موضوع اور عدل کے بارے میں بیان ہوئے ہیں اس موضوع کو بھی بیان کیا ہے (یعنی حضرت کا ظہور انحطاط دنیا کے ساتھ ہے یا نہیں)

سوال ۱۹: حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں ایسی حدیث بیان کریں جو ان کے ظہور کو بیان کر رہی ہو؟

جواب: اصول کافی کی حدیث میں ہے کہ جب امام ظہور کریں گے تو خداوندہ متعال اپنا ہاتھ انسان کے سر پر رکھے گا تو انسان کی عقل زیادہ ہو جائے گی انسانوں کی فکر اور عمل زیادہ ہو جائے گا، جب امام کا مقدس وجود ظہور کرے گا تو دشمنیاں ختم ہو جائیں گی حتی بھیڑیے بھی آپس میں سلوک سے رہیں گے۔ کون سے بھیڑیے؟ کیا وہ جو جنگل میں رہتے ہیں؟ یا انسان نما بھیڑیے؟ یعنی اس زمانے میں بھیڑیے کی وہ خاص چیر نے پھاڑنے والی اور دوسروں کو گزند پہنچانے والی صفت ختم ہو جائے گی۔

سوال ۲۰: لوگوں کا ایک گروہ حضرت مہدی علیہ السلام کی عمر کے بارے میں یہ خیال کرتا ہے کہ یہ ایک غیر عادی مسئلہ ہے کیوں؟

جواب: بعض لوگ جب حضرت مہدی کی عمر کے بارے میں کہتے ہیں کہ کیا ایک انسان تقریباً ایک ہزار دو سو سال تک عمر گزار سکتا ہے؟ یہ قانون طبیعت کے خلاف ہے ان لوگوں کا خیال ہے کہ اس دنیا میں سارے امور جو عادی قانون کے مطابق اس دنیا میں واقع ہوئے ہیں (یعنی وہ قانون جو انسان نے اپنے علم کے ذریعے بنائے ہیں) صد در صد سازگار ہیں کیا یہ تمام تبدیلیاں جو ہر شی میں رونما ہوئی ہیں حتی پودوں سے لے کر جانوروں تک جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں یہ سب عادی نہیں ہیں؟ کیا پہلا نطفہ جو دنیا میں منعقد ہوا وہ زندگی کے علمی اصولوں کے مطابق تھا؟ پہلی بار جب زمین پر زندگی کا آغاز ہوا تو وہ کس قانون کے مطابق ہوا تھا؟

سوال۲۱؛۔ حضرت کے ظہور کے بارے میں خدا کا حتمی فیصلہ کیا ہے اس کے بارے میں وضاحت دیں؟

جواب : شیعہ اور سنی علماء کا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے بارے اتفاق ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے اور کوئی بھی اس حدیث پر شک نہیں رکھتا اور وہ حدیث یہ ہے کہ (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ہم یہ فرض کریں کہ دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہے تو خدا اس دن کو اتنا لمبا کر دے گا کہ اس میں اس مہدی کا ظہور ہو جو میری اولاد سے ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار کا یہ حتمی فیصلہ ہے کہ اگر ہم لوگ یہ فرض کریں کہ دنیا کی عمر میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہے تو پھر بھی یہ کام لازمی ہوگا یہ ایک ایسی روایت ہے جس کو اہل تشیع اور اہل سنت دونوں نے بیان کیا ہے اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

سوال ۲۲؛۔۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں امام کن حالات میں ظہور کریں گے ؟

جواب : پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن کو واضح اور انسانی کمال کا زمانہ دیکھتے ہوئے فرما تے ہیں : " المھدی یبعث فی امتی علی اختلاف من الناس والزلازل " مہدی ایسے موقع پر ظہور کرے گا جب لوگوں کے درمیان شدید اختلاف اور زلزلہ ہوگا (زلزلہ سے مراد زمین کے اندر آنے والا زلزلہ نہیں ہے) بلکہ زمین انسان کے ہاتھوں لرز اٹھے گی ، خطرات انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور انسان خود زمین کو اپنے برے

کاموں کی وجہ سے ہلا کر رکھ دے گا اور یہی اختلاف اور زلزلہ جو لوگوں کے درمیان ہوگا وہ انسان کو اس سے آگاہ کرے گا کہ زمین نیست و نابود ہو رہی ہے جب دنیا ظلم و جور سے لبریز ہو جائے گی اس کے بعد امام ظہور کریں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ اس سے خدا بھی راضی ہے اور خلق خدا بھی راضی ہے اور لوگ کہیں گے الحمد للہ دنیا سے برائی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

سوال ۲۳ : حضرت علیؑ کی حضرت مہدی کے بارے میں پیشگوئی بیان کریں ؟

جواب : نہج البلاغہ میں امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں : حضرت مہدیؑ کے ظہور سے پہلے دنیا میں بہت ہی عجیب و غریب اور خطرناک قسم کی جنگیں ہوں گی۔

سوال ۲۴ : برای مہربانی حضرت حجتؑ کے لقب کے بارے میں وضاحت کریں؟

جواب : ہمارے تمام آئمہؑ میں سے ہر ایک کسی خاص لقب سے ملقب رہا ہے مثلا امیر المومنین کا لقب علی مرتضیٰ کا، اما محسن کا المجتبیٰ، امام حسین کا سید الشہداؑ اور دوسرے آئمہ سجاد، باقر، صادق، کاظم، رضا، نقی، تقی، زکی عسکری علیہم السلام اور حضرت حجتؑ امام زمانہؑ کا مخصوص لقب ہے۔ مخصوصاً لقب حضرت قائم جو کہ قیام سے لیا گیا ہے یعنی وہ جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرے گا بلکہ ہم حضرت مہدی کو عدل کے قیام سے ہی جانتے ہیں ۔

سوال ۲۵؛ جب دنیا میں عدل قائم ہوگا تو کیا واقعہ رونما ہوگا ؟

جواب : جب عدل دنیامیں قائم ہوگا جو کہ انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے پھر اس وقت دنیامیں نا امنی کی کوئی دلیل باقی نہیں رہے گی، زمین اپنی نعمتیں باہر نکالے گی، کیاآپ جانتے ہیں کہ لوگ اسوقت کیوں پریشان ہوں گے، پریشانی لوگوں کی یہ ہوگی کہ اگروہ کسی فقیہ یا مستحق کوصدقہ دیناچاہیں گے یاکسی کی مدد کرناچاہیں گے تو ایک ایسے انسان کو بھی نہ ڈھونڈھ پائیں گے یعنی اسوقت دنیامیں ایک بھی فقیر یا مستحق باقی نہیں رہے گا۔

سوال۲۶: حضرت علی کی نگاہ سے حضرت مہدی کے زمانے میں توحید الہی اور امن و امان کے بارے بیان کریں؟

جواب: حضرت علیؑ توحید الہی کے بارے میں فرماتے ہیں: " حتی یوحدوااللہ ولایشرک بہ شیئا" زمانہ حضرت مہدی میں لوگ اللہ کی وحدانیت کااقرار کریں گے اور کوئی بھی شرک پر باقی نہیں رہے گااور امن وامان کے بارے میں فرماتے ہیں: وتخرج العجوزۃ الضعیفۃ من المشرق ترید المغرب لایؤذیھا احد " ایک بوڑھی اور ناتوان عورت بغیر کسی آزار واذیت کے اور بغیر کسی تکلیف کے مشرق سے لیکر مغرب تک سفر کرے گی اور اسے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔

سوال۲۷: اسلام کی نظر میں جو عدل حضرت مہدی (عج) کے زمانے میں برقرار ہوگا اس کے بارے میں وضاحت کریں؟

جواب: اسلام کہتا ہے کہ انسان کاآخر عدل ہے لیکن اسلام یہ نہیں کہتا کہ وہ عدل جو آخر میں انسان کو دیا جائے گا فقط یہ ہے کہ انسان کی فکر یہاں پر آکر ختم ہو جائے گی کہ وہ کہے گا کہ میرا فائدہ صرف اسی میں ہے کہ میں دوسروں کو فائدہ پہنچاؤں اور دوسرے لوگوں کے فائدے کی حفاظت کروں، نہیں، ایسا بالکل نہیں ہے اس زمانے میں (آخر میں) عدل انسان کے لیے محبوب اور معبود کی مانند ہو جائے گا، یعنی انسان کی روح ترقی کر جائے گی اور اس کی تربیت مکمل ہو جائے گی اور یہ اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک ایسی حکومت قائم نہ ہو کہ جس حکومت کی بنیاد ایمان، خداپرستی، خداشناسی اور قرآن پر ہو، جب ایسی حکومت کہ جس کی بنیاد اسلامی اصولوں، قرآن اور سنت کے مطابق ہو تو اس سے انسانی روح کی تربیت مکمل ہو جائے گی اور ہم مسلمان خوش نصیب ہیں کہ ان سب بدبینیوں کے باوجود جو مغربی ممالک میں انسان کے لئے بنائی گئی ہیں مسلمان آئندہ کی بابت خوش بین ہیں۔

سوال۲۸ : جو مشکلات اور رکاوٹیں انسان کی زندگی میں ہیں آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: ہم کہتے ہیں کہ انسان کے لئے اس زمین پر جو بھی مشکلات اور رکاوٹیں ہیں ان سب پر خدا کی نظر لطف موجود سورہ ال عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ میں خداوند متعال فرماتا ہے: " و کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذ کم منہا" (اور تم جہنم کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں نکال دیا) اور پھر ہم سے فرمایا: " افضل الاعمال انتظار الفرج " کہ

بہترین اعمال میں سے ایک عمل امام (عج) کا منتظر رہنا ہے، یہ خوش بینی اور ظہور امام کا منتظر رہنا سب اعمال میں سے ایک بہترین عمل ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس انتظار ظہور پر سب کا بہت زیادہ ایمان ہے؟

سوال۲۹ : قرآن میں حضرت حجت (ع) کے ظہور کا مسئلہ کس صورت میں بیان ہوا ہے؟

جواب: قرآن کریم نے نوید ظہور کے مسئلہ کو ایک کلی خوشخبری کی صورت میں واضح طور پر بیان کیا ہے۔ یعنی جو بھی قرآن کا مطالعہ کرے گا وہ دیکھے گا کہ قرآن کریم میں وہ نتیجہ جو حضرت مہدی (عج) کے ظہور پر اثر انداز ہوتا ہے اس بارے میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں جو قطعی طور پر امام کے ظہور پر دلالت کرتی ہیں۔ سورہ انبیاء کی آیت نمبر ۱۰۵ میں ارشاد ہوتا ہے: " ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون " (اور ہم نے ذکر کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا ہے کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہونگے) ذکر سے مراد تورات ہے خدا قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہم نے گزشتہ زمانے میں (ذکر) کے بعد یہ کہا ہے کہ جو ہم نے تورات میں لکھا ہے زبور میں بھی وہی بیان کیا ہے۔

سوال۳۰: آیا حضرت مھدی کا قیام ایک خاص علاقے سے مربوط ہے؟

جواب : " (ان الارض یر ثھا عبادی الصالحون) ایک خاص علاقے کی گفتگو نہیں ہے، یہ فکر اتنی بڑی اور وسیع ہے کہ خطاب تمام اہل زمین سے کیا گیا ہے زمین ہمیشہ کیلیے ظالم اور جابر حکمرانوں کے قبضہ میں نہیں رہے گی یہ ایک ایسا امر ہے جو غیر دائمی ہے صالحین لوگ جو تمام دنیا پر حکومت کریں گے اور مستقبل میں بھی صالحین کی حکومت ہو گی اس آیہ شریفہ (سورہ انبیاء ۱۰۵) میں کسی شک وشبہہ کی گنجائش موجود نہیں ہے

سوال ۱۳۱: آیا دین اسلام آخری دین ہو گا اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب : دین مقدس اسلام تمام دنیا کا دین ہو گا اور یہ دین تمام دنیا پر عام ہو جائے گا اور دوسرے تمام ادیان، دین اسلام کے مقابلے میں نیست و نابود ہو جائیں گے اور دین اسلام کا بول بالا ہو جائے گا قرآن مجید میں ہے کہ یہ بھی امام مھدیؑ کے ظھور کی ایک دلیل ہے کہ دین اسلام کا غلبہ ہو جائے گا یہ امام کے ظھور کے آثار میں سے ایک ہے قرآن کریم میں ہے : " ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون "

(خدا وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے، چاہے مشرکین کیلیے کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ (سورہ توبہ آیت ۳۳)

سوال ۳۲: جو لوگ حضرت مھدی کے ظھور میں شک کرتے ہیں ہم ان کے نظریے کو کس طرح قبول کریں؟

جواب: وہ روایات جو حضرت کے ظھور کے بارے میں ہیں اگر انکا تعلق صرف شیعہ روایات سے ہوتا تو ان حضرات کا اعتراض حضرت کے ظھور کے بارے میں ٹھیک ہو سکتا تھا لیکن حضرت کے ظھور کا مسئلہ ایک حقیقی مسئلہ ہے اور پیغمبر اکرم (ص) نے اس کے بارے میں یقینا کچھ کہا ہے اور اگر پیغمبر اکرم (ص) نے ظھور کے بارے میں کچھ کہا ہے تو کیا دوسرے اسلامی فرقوں نے بھی کہا ہے فقط شیعوں کی روایات میں حضرت کے ظھور کے بارے میں ہے اسکا جواب بہت واضع اور روشن ہے فقط شیعوں نے حضرت کے ظھور کے بارے میں روایات نقل نہیں کیں بلکہ اہل سنت کی بھی حضرت کے ظھور کے بارے میں بہت سی روایات ہیں اگر اہل سنت کی روایات اہل تشیع سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہیں لیکن اس حقیقی مسئلے کو ہر دو نے بیان کیا ہے۔

سوال ۳۳۔ آیا حضرت کے ظھور کے حوالے سے تاریخ اسلام میں کوئی دلیل ہے؟

جواب: ہم تاریخ اسلام کا جب مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں اس بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ اور امیر المومنینؑ کی روایات بیان ہوئی ہیں اور یہ روایات، قرن اول کے دوسرے پچاس سالوں میں بیان ہوئی ہیں، کیونکہ جن کلمات میں حضرت کے ظھور کو بیان کیا گیا ہے وہ صرف پیغمبر اکرم ﷺ کے کلمات ہیں اور

ان کلمات سے سوء استفادہ کیا گیا اور یہ خود حضرت کے ظہور کی دلیل ہے کہ یہ خبر (حضرت کے ظہور کے بارے میں) پیغمبر اکرم ﷺ کی زبان سے ادا ہوئی اور پھیل گئی اور اگر پیغمبر کی زبان سے نہ نکلی، پیغمبر اسکے بارے میں کچھ نہ فرماتے تو اس سے استفادہ بھی نہ کیا جاتا۔

سوال ۳۴: کیا ممکن ہے کہ زمین حجت خدا سے ایک دن بھی خالی ہو؟ کیا اسکے بارے میں اسلامی روایات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: حضرت علیؑ کے صحابی کمیل کہتے ہیں کہ رات کا وقت تھا علیؑ نے میرا ہاتھ پکڑا (ظاہراً کوفہ میں نہ تھے) مجھے اپنے ساتھ صحرا میں لے گئے ایک یا دو صحراؤں سے گزرنے کے بعد ہم ایک جگہ پہنچ گئے وہ بھی صحرا ہی تھا وہاں پہنچ کر حضرت نے گہری سانس لی اور اسوقت حضرت نے کمیل سے اپنے دل کی بات کہی اور انسانوں کو تین مشہور گروہوں میں تقسیم کیا اور فرمایا کہ دنیا میں تین قسم کے لوگ ہیں؛

۱: عالم ربانی؛

۲: طلباء (متعلّمین) ۳

؛ایسے لوگ جو آنکھیں بند کرکے ہر کسی کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ اور بعد میں حضرت نے شکایت کی اے کمیل میں کوئی ایسا بندہ ابھی تک نہیں دیکھا جس سے ایسی بات کہہ سکوں جو میں جانتا ہوں انسانوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو بہت ہی اچھے انسان ہیں لیکن وہ

لوگ احمق ہیں، بے وقوف ہیں ایک گروہ انسانوں کا زیرک ہے لیکن وہ لوگ دیانت دار نہیں ہیں دین کو دنیا کے لیے وسیلہ قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کی تقسیم بندی کی اور اپنی تنہای کی شکایت کی، پھر فرمایا کمیل میں نے ابھی تک کسی ایسے آدمی کو نہیں پایا جو اس لایق ہو کہ اس سے وہ راز جو میرے سینے میں ہے کہوں۔ پھر آخر میں فرمایا کہ ہاں، زمین کبھی بھی خالی نہیں رہتی۔ پھر فرمایا: بہر حال زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی یا خدا کی حجت ظاہر ہوتی ہے یا خدا کی حجت لوگوں کی آنکھوں سے غایب ہوتی ہے لیکن ہوتی ضرور ہے۔

سوال ۳۵: تاریخ اسلام میں پہلی بار کس وقت حضرت حجتؑ کے ظہور کا موضوع زیر بحث آیا؟

جواب: تاریخ میں پہلی بار اس وقت یہ موضوع زیر بحث آیا جب اعتقاد مہدویت نے تاریخ اسلام میں ظہور کیا اور وہ قیام مختار کا وقت تھا جب مختار نے امام حسینؑ کے خون کا بدلہ لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مختار بہت بہترین سیاستمدار تھا اور اسکی سیاست کا طریقہ اس سے پہلے کہ مذہبی اور دینی ہو سیاسی تھا، اور ہمیں یہاں مختار کے اچھے اور برے ہونے کو بیان نہیں کرنا بلکہ صرف اس کے اسلوب سیاسی کو بیان کرنا مقصود ہے

۔

سوال۳۶؛ کیا وہ لوگ جو شیعہ نہیں تھے انکی کتب اور تحریروں میں حضرت مہدیؑ کے ظہور کے بارے میں کوئی سند ہے؟

جواب ؛ابوالفرج اصفہانی جو خود اموی اور مؤرخ تھا اور شیعہ بھی نہیں تھا وہ اپنی کتاب مقاتل الطالبین میں لکھتا ہے کہ جب زید بن علی بن الحسینؑ کی شہادت کی خبر زہری تک پہنچی تو اس نے کہا : یہ اہل بیت اتنی جلدی کیوں کرتے ہیں ؟ایک ایسا دن آئے گا کہ ان اہلبیت میں سے مہدی ظہور کرے گا۔اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مسئلہ ظہور حضرت مہدیؑ کہ جو اولاد پیغمبر (ص) میں سے ہیں اتنا قطعی اور یقینی تھا کہ جب زید کی شہادت کی خبر زہری تک پہنچی ہے تو زہری کا ذہن فوراً اس طرف جاتا ہے کہ زید نے قیام کیا ہے اور کہتا ہے کہ اولاد پیغمبر اتنی جلدی کیوں کرتے ہیں ان کو ابھی قیام نہیں کرنا چاہیے قیام کا حق صرف مہدیؑ کو ہے اور کسی کو نہیں۔

سوال ۳۷؛کیا یہ ممکن ہے کہ جب منصور عباسی نے اپنے بیٹے کا نام مہدی انتخاب کیا تو اس کا کوئی سیاسی ہدف تھا؟

جواب : مؤرخین اوران میں سے دامستر نامی مؤرخ نے لکھا ہے کہ منصور نے خاص طور پر اپنے بیٹے کا نام مہدی رکھا تھا اس لیے کہ وہ چاہتا تھا اس نام سے سیاسی فائدہ اُٹھائے گا بلکہ لوگوں کے ایک گروہ کو دھوکا دے اور کہے کہ وہ مہدی کے جس کے انتظار میں سب لوگ ہیں وہ میرا ہی بیٹا ہے لہٰذا مقاتل الطالبین اور دوسرے مصنفین نے لکھا

ہے کہ بعض اوقات جب منصور عباسی ایک دفعہ اپنے دوستوں کے درمیان بیٹھا تھا تو ایک مرد جس کا نام مسلم بن قتیبہ تھا منصور نے اس سے پوچھا کہ "محمد بن عبداللہ محض" کیا کہتا ہے ؟ قتیبہ نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ میں امت کا مہدی ہوں تو منصور نے کہا کہ وہ غلط کہتا ہے نہ وہ امت کا مہدی ہے اور نہ ہی میرا بیٹا۔

سوال ۳۸؛ ہم کس طرح سمجھیں کہ تاریخ اسلام میں موضوع حضرت مہدی (عج) بہت یقینی اور قطعی ہے؟

جواب: محمد بن عجلان جو فقہای مدینہ میں سے ایک فقیہ تھا اس نے محمد بن عبداللہ محض سے بیعت کرلی، بنی عباس کہ جو پہلے اس کے حامی تھے جب مسئلہ خلافت پیش آیا تو بنی عباس نے خلافت بھی چھین لی اور بعد میں سادات حسنی کو مار ڈالا۔ منصور نے اس فقیہ مرد کو اپنے پاس بلایا اور اس نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ واقعی اس نے بیعت کی ہے منصور نے کہا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا وہ ہاتھ کاٹ دو جس اس نے میرے دشمن کی بیعت کی تھی، تو تمام فقہای مدینہ جمع ہوئے او محمد بن عجلان کی شفاعت کی، انہوں نے اپنی اس شفاعت میں کہا کہ اے خلیفہ؛ عجلان کی کوئی غلطی نہیں ہے کیونکہ وہ مرد فقیہ اور روایات کا عالم ہے اور اس نے سوچا کہ محمد بن عبداللہ محض امت کا مہدی ہے اس لیے اسکی بیعت کرلی وگرنہ اس کا تم سے دشمنی کرنے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تاریخ اسلام میں مہدی موعود کا مسئلہ ایک بہت ہی اہم اور قطعی مسئلہ تھا اور ہے۔

سوال ۳۹؛ کیا طول تاریخ اسلام میں ایسے لوگ بھی تھے جو مہدی کی احادیث کے بارے میں انکار کرتے تھے ؟

جواب : جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے ابن خلدون کے زمانے تک علمای اسلام میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے حضرت مہدی کی احادیث کا انکار کیا ہو بلکہ سب نے ان احادیث کو قبول کیا ہے اگر اختلاف تھا تو بھی فقط جزئیات میں تھا کہ کیا یہ مہدی ہے یا وہ ؟

کیا مہدی، امام حسن عسکری کا بیٹا ہے یا نہیں ؟ امام حسن کی اولاد میں سے ہے یا امام حسین کی اولاد سے ؟ لیکن یہ کہ حضرت زہراؑ کی اولاد میں سے مہدی آئے گا اور وہ حضرت زہرا اور اولاد پیغمبر میں سے ہو گا اور وہ دنیا کو عدل وانصاف سے پر کرے گا بعد اسکے کہ وہ ظلم وجور سے پر ہو چکی ہو گی، اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے اس کا انکار کیا ہے۔

سوال ۴۰: اسکی کیا دلیل ہے کہ حضرت مہدی کے ظہور کا مسئلہ صرف شیعہ حضرات تک منحصر نہیں ہے؟

جواب : اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ فقط شیعوں تک محدود نہیں ہے تو آپ دیکھیں کہ مہدی ہونے کے دعویدار کیا فقط شیعوں میں ہیں اور اہل سنت میں نہیں ہیں۔ مہدویت کے دعویدار شیعوں میں بھی زیادہ پائے جاتے ہیں اور اہل سنت میں

بھی پائے جاتے ہیں (اہلسنت) میں سے ایک مہدی سوڈانی ہے یا متمہدی سوڈانی ہے کہ جس نے مہدویت کا دعوا کیا ہے اور اس کو مہدویت کا دعوا کیے ہوئے ایک صدی سے بھی کم وقت گزرا ہے یعنی پچھلی صدی کے شروع میں اس نے مہدویت کا دعوا کیا ہے اور اس نے جب ظہور کیا تو مہدویت کے دعوے کے ساتھ ظہور کیا یعنی اہل سنت کی سرزمین پر سنی حضرات کا مہدویت پر اتنا زیادہ اعتقاد تھا کہ ایک سوڈانی مرد نے مہدویت کا دعوا کیا اور سنی حضرات نے جھوٹے افراد (جو مہدی کا دعوا کرتے تھے) ان کے لیے ایسی فضا فراہم کی۔

سوال ۴۱: آیا فارسی کے شعراء نے اپنے شعروں میں حضرت کے ظہور کی طرف اشارہ کیا ہے؟

جواب: مجھے نہیں پتہ کہ حافظ شیعہ تھا یا سنی اور میرا نہیں خیال کہ کوئی قطعی طور پر کہہ سکے کہ حافظ شیعہ تھا یا سنی۔ لیکن پھر بھی ہم حافظ کے اشعار میں دیکھتے ہیں کہ اس نے بھی اس مسئلہ (حضرت مہدی کے ظہور) کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی اس نے اپنے شعروں میں اس مسئلے کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً اسکا شعر ہے کہ

کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل　　　بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

سوال ۴۳: کیا یہ بات صحیح ہے کہ مسلمان حضرت مہدیؑ کے ظہور کے بارے میں اسطرح سوچیں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ گناہ کرنے چاہیے تاکہ امام ظہور کریں؟

جواب : کیا ہم مسلمانوں کو حضرت مہدی کے ظہور کے بارے میں اسطرح سوچنا چاہیے ؟ کیا ہمیں اسطرح کرنا چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ گناہ کریں تاکہ دنیا میں اور مشکلات کا اضافہ ہو اور امام ظہور کریں تو پھر امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کریں اپنے بچوں کی تربیت نہ کریں بلکہ ہم لوگ جو مسلمان ہیں اپنے آپکو اسطرح ظہور امام کے لیے آمادہ کرلیں کہ نعوذ باللہ نماز نہ پڑھیں، روزہ نہ رکھیں، کوئی بھی اسلامی وظیفہ نہ انجام دیں دوسروں کو بھی نماز نہ پڑھنے کیطرف مائل کریں دوسروں کو بھی روزہ ،حج ،زکات اور دوسرے اسلامی فرائض انجام نہ دینے کی ترغیب دلائیں تاکہ امام کے ظہور کے مقدمات فراہم ہوں ؟ نہیں ہرگز نہیں یہ اسلامی اصولوں کے قطعی خلاف ہے ۔ امام کے ظہور سے کوئی بھی ہماری ذمہ داری ساقط نہیں ہوتی نہ ایسا عمل جو فردی طور پر ہو اور نہ یہ ایسا عمل جو اجتماعی طور پر انجام ہوتا ہے۔

سوال ۴۴: ابھی تک امام کے ظہور کا وقت کیوں نہیں آیا؟

جواب : کیونکہ ابھی تک ان خاص لوگوں کی تعداد تین سو تیرہ (کم یا بیشتر) تک نہیں پہنچی، وقت اتنا آگے جائے گا کہ ایک لحاظ سے دنیا کی تمام چیزیں فاسد ہو جائیں گی اور دوسری طرف سے ایسے لوگ جو حکومت کو تشکیل دیں گے اور ان کے ایسے تابعدار

افراد جو دنیا کے مختلف حصوں میں عنان اقتدار پر براجمان ہوں گے وہ جانثار ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔

سوال ۴۵: کیا آج کی دنیا مشکلات کی طرف جارہی ہے یا پائداری کی طرف؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا مشکلات کی دنیا ہے اور لوگ ایک دوسرے سے دور ہیں۔ اختیار آج کل کے حکام کے ہاتھوں میں ہے بلکہ ان کے ہاتھوں سے نکل رہا ہے اور یہ ایک پریشانی کی بات ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ جہاں پریشانی بڑھ رہی ہے وہاں دنیا سر وسامانی کی طرف بھی جارہی ہے پس کہا جاسکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں پریشانی بھی ہے اور سر وسامانی بھی ہے۔

سوال ۴۶: ہم مسلمان جو امامؑ کے ظہور کے منتظر ہیں ہمارا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اپنی سوچ کو اس کے ساتھ کہ جو کچھ حضرت کے ظہور کے بارے میں اسلامی تعلیمات میں آیا ہے اس سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں۔ اکثر لوگوں کی یہ آرزو (ظہور کی) بچگانہ ہے کہ اس کے دل میں ایک ایسا جذبہ ہے کہ جو حضرت کے ظہور پر ختم ہو جائے گا یعنی حضرت فقط اس انتظار میں ہیں کہ خدا انکو اجازت دے کہ وہ ظہور کریں اور ہمارے لوگوں کو سعادت بخش دیں یا صرف شیعوں کو سعادت سے دچار کریں ایسے شیعہ جو ان آرزوؤں سے خود کو خوش کیے ہوئے ہیں وہ حقیقی شیعہ نہیں ہیں۔

سوال ۴۷: آپکی نظر میں معاشرے کے کتنے دورانیے ہیں؟اور وہ کیا ہیں؟

جواب: ہر انسان کی زندگی کے عام طور پر تین دورانیے ہوتے ہیں۔

۱۔ بچپن کا زمانہ جو کھیل کود کا زمانہ ہے۔

۲۔ جوانی کا زمانہ جو کہ غیض و غضب اور شہوت کا زمانہ ہے۔

۳۔ عقلمندی اور بڑھاپے کا دورانیہ کہ یہ انسان کی پختگی اور تجربات سے استفادہ کرنے کا زمانہ ہے۔احساسات وجذبات سے دور اپنی عقل سے کام لینے کا وقت ہے۔
معاشرے کے دورانیے بھی ایسے ہی ہیں، معاشرے کے بھی تین دورانیے ہیں پہلا زمانہ، دورہ اساطیر کا ہے جو کہ قرآن کی نظر میں انسان کی جاہلیت کا دور ہے، دوسرا دورانیہ انسان کے علم حاصل کرنے کا ہے اور یہ اسکا دور جوانی ہے۔یعنی ایسا زمانہ ہے کہ جس میں انسان پر اس کی شہوات غالب آتی ہیں۔انسان کا غیض و غضب اور شہوت کا دور ہے کیا کوئی ایسا دور نہیں آئے گا کہ جس میں نہ جاہلیت کی حکومت ہو اور نہ ہی غصے اور شہوت کی؟

سوال ۴۸:انتظار فرج اور اسکے مصادر کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں؟

جواب: امید وآرزو کو روایات اسلامی میں انتظار فرج کہا گیا ہے اور عبادت بلکہ اسکا افضل عبادات میں شمار ہوتا ہے۔انتظار فرج ایک اسلامی اصول ہے جو قرآن اور

روایات اسلامی سے لیا گیا ہے اس کا مطلب ہے کہ انسان ہمیشہ خدا سے امید لگائے رکھے اور یہ دعا کرے کہ امام جلد از جلد ظہور کریں (انشاء اللہ)۔

سوال ۴۹: انتظار کتنی قسم کا ہے؟ ہر ایک کے بارے میں مختصر وضاحت کریں؟

جواب: انتظار ظہور اور مستقبل سے امید وابستہ کرنا دو قسم کا ہے۔ ۱: ایسا انتظار جو انسان کو سنوارنے والا اور تحفظ فراہم کرنے والا ہو یعنی گناہوں سے بچانے والا ہو یہ انتظار ایسا ہے جو انسان کو عبادت کی طرف متحرک کرتا ہے حق پرستی کی طرف ابھارتا ہے۔ ۲: ایسا انتظار کہ جو سراسر گناہ ہو اور انسان کو ویران و برباد کردے (اور ایسا انتظار ان لوگوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ گناہ کریں کہ امام ظہور کریں)

سوال ۵۰: حضرت امام مہدیؑ کے انقلاب کا مقصد کیا ہے؟

جواب: امام مہدی کے انقلاب کا مقصد اور فلسفہ ایک سماجی اور اجتماعی اسلامی تبدیلی ہے۔ یہ مقصد جہاں ایک آئیڈیل اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے وہاں اسلامی اقدار کی معرفت کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ اس امید و آرزو کے مختلف عناصر ہیں جن میں سے بعض فلسفی اور عالمی ہیں اور بعض اسلامی آئیڈیالوجی کا حصہ ہیں اور بعض ثقافتی اور تربیتی ہیں اور کچھ سیاسی ہیں۔ اسکے علاوہ کچھ اقتصادی اور سماجی نوعیت کے ہیں تو کچھ محض انسانی اور انسان کی طبیعت کے عین مطابق ہیں۔

سوال ۵۱ : برای مہربانی بعض ان لوگوں کے نظریہ کی وضاحت کردیں جو قیام امام مہدیؑ کو ایک حادثہ سے تعبیر کرتے ہیں؟

جواب : مہدویت سے بعض لوگوں کی مراد یہ ہے کہ وہ صرف اسے ایک حادثہ سے تعبیر کرتے ہیں اور انکا کہنا ہے کہ یہ حادثہ تب رونما ہوگا جب ظلم و بربریت کا دور دورہ ہوگا اور لوگوں کی ہر جگہ حق تلفی ہوگی اور ہر طرف تباہی و بربادی کا بازار گرم ہوگا۔

سوال ۵۲ : برای مہربانی حضرت مہدیؑ کے ظہور اور اسکے مستضعفین عالم سے ارتباط کی وضاحت فرمادیں؟

جواب : حضرت مہدیؑ کا ظہور یعنی مستضعفین عالم کی ذلت و خواری کا اختتام اور انکے حاکم بننے کا زمانہ اور یہ تمہید ہے اس چیز کی کہ اللہ کی زمین پر خلافت الہی قائم ہو۔ اور امام مہدی کا ظہور اللہ تعالی کے اس وعدے کا عملی ثبوت ہے جو زمانہ قدیم سے آسمانی کتب میں صالحان اور متقی لوگوں سے کیا گیا ہے کہ زمانے کا اختتام ان سے متعلق ہے۔

سوال ۵۳ : امام کا ظہور کس طرح ہوگا؟

جواب : شیخ صدوق، امام صادقؑ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک بدکار آدمی اور نیک انسان اپنے اپنے انجام تک نہ پہنچیں پس وہ لوگ جو برائی کرتے ہیں اپنے انجام تک اور وہ لوگ جو نیک عمل کرتے ہیں اپنےء انجام تک پہنچ جائیں تب امام کا ظہور ہوگا ایسی بات نہیں ہے کہ دنیا میں کوئی

بھی نیک انسان نہ ہوگا اور فقط بد کردار انسان ہوں گے اور وہ اپنے انجام تک پہنچیں گے بلکہ ہر گروہ اپنے اپنے انجام تک پہنچے گا۔

سوال ۵۴: کیا روایات اسلامی میں حضرت حجت (عج) کے انصار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: روایات اسلامی میں ان خاص افراد کا ذکر آیا ہے جو امام مہدیؑ کے ظہور کے ساتھ ہی آپ کے ہمراہ ہو جائیں گے، یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایسا گروہ کوئی اچانک تو خلق نہیں ہو گا بلکہ اس کے باوجود کے اس وقت ظلم و بربریت عروج پر ہو گی کچھ ایسے افراد بھی پرورش پائیں گے۔

سوال ۵۵: کیا روایات اسلامی میں حضرت مہدی (عج) کے قیام سے تھوڑا پہلے کسی اور قیام کا بھی ذکر آیا ہے؟

جواب: روایات اسلامی کی رو سے حضرت حجتؑ کے قیام سے پہلے اہل حق کیطرف سے کچھ قیام ہونگے جن میں سے ایک قیام بنام قیام یمانی ہو گا یمانی کا یہ قیام امام کے ظہور سے پہلے ہو گا یہ قیام بھی بغیر کسی تمہید کے معرض وجود میں نہیں آئے گا۔

سوال ۵۶: امام مہدیؑ کے قیام کا مقام دوسری جنگوں کی بابت جو باطل کے خلاف لڑی جائیں گی کیا ہے؟

جواب: آیات اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ کا قیام باطل کے خلاف لڑے گئے ان معرکوں کے سلسلے کی آخری کڑی ہے جو آغاز دنیا سے لڑے جا رہے تھے۔ مہدیؑ موعود وہ ذات ہیں جو ان تمام انبیاء اور اولیاء کی طرف سے راہ حق کے معرکوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

سوال ۵۷: پہلا کام جو حضرت مہدی انجام دیں گے وہ کیا ہے؟

جواب: وہ پہلا کام جو ظہور کے بعد حضرت مہدیؑ انجام دیں گے وہ تمام حکام اور انکے آلہ کاروں کو ایک ایک کرکے پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کی اصلاح کریں گے۔ دنیا کی اصلاح کریں گے، زمین اپنے اندر کے جواہرات باہر نکالے گی جو معدن، سونا یا چاندی اور چھپے ذخائر ہیں وہ زمیں باہر اگل دے گی۔

سوال ۵۸: قرآن کریم نے حضرت مہدیؑ کے ظہور کے موضوع کو کس طرح بیان کی ہے؟

جواب: قرآن کریم نے اس مطلب کو ایک خوش خبری کی صورت میں واضح طور پر بیان کیا ہے، یعنی جو بھی قرآن کا مطالعہ کرے گا وہ کہے گا کہ قرآن کریم میں وہ نتیجہ جو حضرت کے ظہور کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اس بارے میں بہت زیادہ آیات نازل ہوئی ہیں۔ جو بطور قطعی امام کے ظہور پر دلالت کرتی ہیں۔

سوال ۵۹: کیا یہ صحیح ہے کہ ظہور کے بارے میں جتنی بھی روایات وارد ہوئی ہیں ان کو فقط شیعوں نے نقل کیا ہے؟

جواب: اتفاقاً جو روایات حضرت کے ظہور کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ان کو صرف شیعہ حضرات نے ہی نقل نہیں کیا بلکہ اہل سنت نے بھی بہت ساری روایات بیان کی ہیں اگر اہل سنت کی روایات ظہور کے بارے میں شیعوں سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہیں۔ وہ کتابیں جو اس بارے میں لکھی گئی ہیں اگر ان کتب کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ بات صحیح ہے کہ گزشتہ دو سالوں میں دو کتابیں اس موضوع کے بارے میں لکھی گئی ہیں ایک کتاب مرحوم آیت اللہ صدر نے عربی زبان میں بنام المہدی لکھی ہے اور دوسری کتاب آیت اللہ بروجردی نے فارسی میں بنام منتخب الاثر لکھی ہے ان کتابوں میں اہل شیعہ اور سنی دونوں کی روایات کو حضرت کے ظہور کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال ۶۰: قرآن کریم میں کسطرح سے عدل وانصاف کو بیان کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن کریم نے خاص اہمیت کے ساتھ انبیاء کی رسالت کے مقصد کو انسانون کے درمیان عدل وانصاف برقرار کرنا بیان کیا ہے سورہ حدید کی آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد ہوا ہے: " لقد ارسلنا رسلنا بالبینات ونزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط " (کہ بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلایل کے ساتھ بھیجا ہے اور ان

کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے تاکہ لوگ انصاف کے ساتھ قیام کریں۔) یہ قوانین اور عادلانہ اصول کس لیے ؟ " لیقوم الناس بالقسط " اس لیے کہ تمام انسانی معاشرہ عدل و انصاف سے برتاؤ کرے اور عدل ان کے درمیان رائج ہو جائے۔

سوال ۶۱: قرآن کی رو سے انبیاء کا اصلی ہدف اور مقصد کیا تھا؟

جواب: انبیاء کا اصلی مقصد عدل کو برقرار کرنا تھا یعنی انبیاء مبعوث ہوئے ایک کام اور ایک وظیفہ انجام دینے کے لیے اور وہ قرآن کی رو سے عدل و انصاف کا قیام ہے یعنی قرآن کی نظر میں انبیاء نے جو بھی کام خوش اسلوبی سے انجام دیے وہ عدل تھا۔

سوال ۶۲: آپکی نظر میں عدل عامہ سے کیا مراد ہے؟

جواب عدل عامہ سے ایسا عدل ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کو شامل ہو۔ یعنی یہ کہ ایک دن اس دنیا میں انسان کے لیے ایسا بھی ہوگا کہ اس دن یہ ظلم و ستم یہ جنگیں، یہ نفرت، یہ کینے، یہ خون خرابہ، جھوٹ بولنا، دھوکا دینا، منافقت کرنا، ان سب کی بساط اس دنیا سے لپیٹ دی جائے گی۔ اور ان تمام برائیوں میں سے ایک برائی بھی انسانوں کے درمیان نہ رہے گی۔

سوال ۶۳: بعض افراد کی نظر میں عدل عامہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ممکن ہے کہ ایک انسان دینی اور مذہبی رجحان رکھتا ہو اور عدل کی رعایت کرتا ہو البتہ یہ مطلب صرف غیر شیعہ پر صادق آتا ہے جو کہتے ہیں ہم عدل کے منکر نہیں ہیں ہم اس چیز کے بھی طرفدار نہیں ہیں کہ دنیا میں ظلم ہو۔ لیکن معتقد ہیں ہے کہ ہماری دنیا اتنی پست ہے اور اس قدر ظلم و ستم اس دنیا میں ہوتا ہے کہ کبھی بھی اس دنیا میں عدل عامہ برقرار نہیں ہو سکتا، کبھی بھی اس دنیا میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگ پیار و محبت سے رہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ لوگ مہربانی سے پیش آئیں، ایسا اس دنیا میں ہو ہی نہیں سکتا دنیا ظلم و ستم کا گھر ہے دوسرے مذاہب اور غیر مسلموں کا عدل کے بارے میں یہ نظریہ ہے۔

سوال ۶۴: آپکی نظر میں عدل عامہ کیا ہے اور کس طرح بیان کیا جائے گا؟

جواب: میری نظر میں اس بحث کا مطلب یہ ہے کہ عدل عامہ دنیا میں برقرار ہو گا اور اس کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ دنیا میں عدل عامہ برقرار ہو اب کس بنیاد پر اسلام یہ چاہتا ہے کہ عدل عامہ برقرار ہو؟ لہذا میں تین موضوعات کے بارے میں وضاحت دینا چاہتا ہوں پہلا یہ کہ عدل کیا ہے دوسرا یہ کہ کیا انسان کی فطرت میں عدل موجود ہے یا انسان کی فطرت اس کو پسند نہیں کرتی یعنی زبردستی انسان کو عدل دیا گیا ہے یہ محال ہے کہ انسان کی مرضی کے بغیر اس پر عدل تحمیل کر دیا جائے اور تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا ایسا عدل قابل عمل ہے؟ اگر عدل قابل عمل ہو تو کس ذریعے سے عمل ہو؟

سوال ٦٥: آپ کی نظر میں عدل کے مقابلے میں کونسے کلمات استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: عدل کے مقابلے میں ظلم ہے یعنی وہ چیز جس پر ہر انسان کا حق ہے اس کو نہ دی جائے بلکہ اس سے لے لی جائے اسے ظلم کہتے ہیں دوسرا عدل کے مقابلے میں تبعیض ہے یعنی دو انسانوں کے اندر برابر کی شرائط ہیں لیکن ایک کو بلاوجہ دوسرے پر ترجیح دے کر اسے سب کچھ دے دیا جائے اور دوسرے کو کچھ بھی نہ دیا جائے اور وہ خالی ہاتھ رہ جائے۔

سوال ٦٦: کیا کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو عدل و انصاف کے سرے سے منکر ہوں؟

جواب: ایک گروہ معتقد ہے کہ انسان کے اندر ایسی قوت ہی موجود نہیں ہے جو عدل کا مطالبہ کرتی ہو اکثر یورپی فیلسوف حضرات کا بھی یہی خیال ہے اور انہی فیلسوف حضرات کا کہنا ہے کہ دنیا کو آخر تباہی اور بربادی ہے وہ کہتے ہیں کہ عدل کمزور لوگوں کی ایجاد کردہ فکر ہے چونکہ ان لوگوں میں قوت اور طاقت نہیں ہوتی کہ طاقتور طبقے سے مقابلہ کر سکیں لہٰذا انہوں نے کلمہ عدل کا اختراع کیا اور کہا کہ عدل وانصاف اچھی چیز ہے انسان کو عادل ہونا چاہیے یعنی کمزور لوگ طاقتور لوگوں کا سامنہ نہیں کر سکے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک طرف کر لیا اور انہوں نے اسی چیز کو عدل کا نام دے دیا اور کہا کہ عدل اچھی چیز ہے۔

سوال ۶۷: آپ راسل کے نظریہ پر کیا تبصرہ کرتے ہیں اور کیا آپ راسل کے نظریے کو قبول کرتے ہیں؟

جواب: یہ بھی بہت واضح ہے کہ راسل کا یہ نظریہ قابل عمل نہیں کیونکہ اسکا نظریہ صرف ان لوگوں کے لیے ہے کہ جو زیادہ طاقتور نہیں ہیں میرے بارے میں ممکن ہے کہ یہ نظریہ ٹھیک ہو کہ میں ایک ایسا انسان ہوں کہ جو بہت ہی زیادہ کمزور ہوں طاقتور نہیں ہوں اور اپنے ہمسائے سے ڈرتا ہوں جب میں دیکھتا ہوں کہ جو طاقت اور زور میرے اندر ہے وہی میرے ہمسائے کے اندر بھی ہے تو میں ہمسائے کی طاقت کے ڈر سے ہمسائے کے زور کے ڈر سے میں عادل ہو جاتا ہوں لیکن اس وقت جب میرے پاس ایک ایسی طاقت آجاتی ہے مجھے اپنے ہمسائے سے کوئی ڈر اور خوف نہیں رہتا اور مجھے سو فیصد یقین ہو جاتا ہے کہ جب میں اپنے ہمسائے پر ہاتھ اٹھاؤں اور اسے شدید زخمی کر دوں تو کوئی طاقت مجھے نہیں روک سکتی کوئی طاقت میرے مقابلے میں نہیں آسکتی تو اس وقت میں کیسے عادل ہو سکتا ہوں اس وقت میں کسی بھی قسم کے عدل کی رعائت نہیں کر سکتا کونکہ میں اتنا طاقتور ہوں کہ میرے مد مقابل کوئی آ ہی نہیں سکتا۔

سوال ۶۸: دین اسلام کا دوسرے مکاتب کو عدل کے بارے میں کیا جواب ہے؟

جواب: ہمارے دین میں کہ جو دین اسلام ہے اسکی دلیل ہے کہ آپ جو کہتے ہیں (دوسرے مذاہب کو خطاب کیا گیا ہے) کہ انسان کی فطرت میں عدل نہیں ہے اور عدل ہمیشہ طاقت کے ساتھ ہے یا یہ کہ انسان کی عقل ایسے نقطے پر پہنچ جائے کہ اپنے فائدے کو پہچان سکے یا یہ کہ عدل خود بخود برقرار ہو۔ ہم (دین سلام) آپ کو ایسے بہت سے مقامات دکھا سکتا ہے کہ بعض لوگ عادل ہیں اور عدل کو پسند بھی کرتے ہیں اس صورت میں بھی عدل کو پسند کرتے ہیں جب انکے مفاد میں نہ ہو بلکہ اسکے برخلاف عدل انکا مقصد اور انکی آرزو ہے بلکہ عدل کو ایک محبوب چیز سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو عدل کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں یہ عدل کے بارے میں لوگوں کے ایسے نمونے ہیں جو گزشتہ زمانے میں گزرے ہیں یہ نمونے بتاتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں بھی بعض ایسے افراد تھے جو عدل کو پسند کرتے تھے اور عدل چاہتے تھے۔

سوال ٦٩: آج کے دور میں امام مہدیؑ کی عمر کے بارے میں سائنس بھی عاجز ہو گئی ہے اس مسئلے کو کسی مثال سے واضح کریں؟

جواب: آج کے سائنسی مفروضے اور علم کے مطابق یہ بات واضح ہے کہ تقریبا زمین کی عمر کے چالیس ارب سال گزر چکے ہیں اور تقریبا چند ارب سال زمین صرف ایک کرہ آتش تھی اور اس کرہ پر جاندار کا زندگی گزارنا محال اور ناممکن تھا سائنس کے علم کے مطابق ملین ہا سالوں کے بعد پہلا جاندار زمین پر پیدا ہوا اور سائنس کے علم کے مطابق جاندار ہمیشہ جاندار سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جاندار غیر جاندار سے

پیدا ہو۔ علم سائنس بھی آج تک جواب نہیں دے پائی کہ وہ پہلا جاندار غیر جاندار سے کیسے پیدا ہوا۔ اور یہ بہت بڑی تبدیلی ہے جو پہلی بار زمین پر پیدا ہوا کس طرح پیدا ہوا سائنس بھی اسکے جواب سے عاجز ہے۔

سوال ۷۰: کیا وحی اور حضرت مہدیؑ کی عمر کا آپس میں تقابل ہو سکتا ہے؟

جواب: کیا وحی خود ایک ایسی چیز ہے جو عادی ہو یعنی کیا وحی ایک ایسا امر ہے جس تک پہنچنے کے لیے انسان کی اس مقام تک رسائی ضروری ہے کہ وہ مخاطب وحی قرار پا سکے ؟ اسی طرح کسی شخص کا تیرہ سو سال زندہ رہنا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ مشیت پروردگار کا تقاضا ہے۔

سوال ۷۱: کیا حضرت حجتؑ کی عمر طبعیت کے قانون کے خلاف نہیں ہے؟

جواب: یہ ایک امر عادی اور طبیعی ہے ایک ایسی چیز ہے جسے آج کا انسان تلاش کر رہا ہے انسان اس کے پیچھے جاتا ہے اور شاید عادی قانون بھی اس کے لیے موجود ہو کہ انسان کے پاس جو آج وسائل ہیں انکے ذریعے وہ ایسی ہی چیزیں ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جن کے ذریعہ وہ زیادہ سے زیادہ زندہ رہ سکے اب یہ کام یا دواؤں کے ذریعہ ، یا کچھ فارمولوں کے ذریعے کچھ ایسی چیزیں بنانا چاہتا ہے جو انسان کی عمر میں اضافے کا سبب بنے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ طبیعی قانون ہے کہ انسان سو سال پچاس سال یا دو سو سال یا پانچ سو سال تک اپنی عمر گزارے گا۔

سوال ۷۲: کیا آپکی نظر میں انسانی بدن کے سیلز زندگی کا ایک حصہ گزارنے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں؟

جواب: یہ بات ٹھیک ہے کہ انسانی بدن کے سیلز زندگی کا ایک حصہ گزارتے ہیں اور یہ محدود شرایط میں سے ہے شاید ایک دن یہ چیز بھی ظاہر ہو جائے کہ ایک چھوٹے سے وسیلے سے انسان کی عمر پانچ سو سال تک یا اس سے بھی زیادہ لمبی ہو جائے یہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسکے ہونے میں انسان شک کرے یہ عادی مسئلہ ہے جو آج کی دنیا میں انجام پذیر ہو سکتا ہے۔

سوال ۷۴: آپ اہل سنت کی حضرت مہدیؑ کے بارے میں رائے بیان کریں کیا وہ لوگ بھی اس چیز کو قبول کرتے ہیں؟

جواب: ہمارے بعض دوست واحباب نے جب یہ دیکھا کہ شیخ خلیل رحمان کہ جو حجازی تھے ہمیشہ حضرت مہدیؑ کے ظہور کے بارے میں بات چیت کیا کرتے تھے تو لوگ ان کے بارے میں تعجب کرتے تھے کہ وہ شیعہ نہیں ہیں پھر وہ کیسے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں اور وہ واقعی امام کے ظہور کے منتظر تھے ہم میں بعض حضرات جو شیعہ ہیں انکی شاید عادت بن گئی ہو کہ وہ امام کے ظہور کی دعا کریں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ شیخ خلیل رحمان ایمان اور اعتقاد کے ساتھ امام کے ظہور کی دعا کرتے تھے تو پس یہ ایک

ایسا موضوع ہے کہ اس میں شیعہ و سنی مشترک ہیں اور اہل سنت بھی اس بارے میں کہتے ہیں کہ امام ظہور فرمائیں گے۔

سوال ۷۵: پیغمبر کا یہ فرمان کہ مہدیؑ دولت کو صحیح طور پر تقسیم کریں گے اس جملے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: امام جب ظہور کریں گے تو تمام مال و دولت کو عادلانہ طور پر اور برابر تقسیم کریں گے " ویملا اللہ قلوب امۃ محمد غنی ویسعھم عدلہ " (خداوند امت کے دل دولت سے بھر دے گا یعنی یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ دولت وثروت سے مراد صرف وہی دولت وثروت مادی ہے کہ جس سے انسان کا دل بھر جائے گا یہاں پر دولت وثروت کا مطلب یہ ہے کہ خداوند متعال دل سے فقر و بیچارگی کو نکال دے گا ان سب چیزوں کو جب انسان کی بے جا ضروریات کو نکالے گا تو انسان خود غنی ہو جاے گا۔

سوال ۷۶: حضرت علیؑ کسطرح سے امام مہدیؑ کے دور میں ہونے والی جنگوں کی خصوصیات بیان کرتے ہیں؟

جواب: حضرت علی فرماتے ہیں: اس دور میں جنگ خود اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائیگی اپنے دانتوں کو باہر نکالے گی یعنی جنگ کے خواہاں افراد اور جنگ کی آگ کو بھڑکانے والے افراد دیکھیں گے یہ جنگ ہمارے فائدہ میں ہے ہمارے نفع میں ہے لیکن وہ افراد یہ نہیں جانتے کہ آخر کار یہ جنگ انکے نقصان میں ہی ختم ہو گی، جنگ کرنا

لوگوں کو اس وقت بہت اچھا لگے گا لیکن پھر بعد میں وہی لوگ پچھتائیں گے۔ انسان کا آنیوالا کل اسکے لیے کیا لے کر آئے گا اور اس آنیوالے کل میں کیا کیا واقعات رونما ہونے والے ہیں یہ کوئی نہیں جانتا لیکن آنے والا کل ضرور آئے گا۔ اور اپنے ساتھ نئے واقعات لیکر آئے گا۔

سوال ۷۷: حضرت علیؑ کی نظر میں امام مہدیؑ کا سب سے پہلا کام کیا ہوگا؟

جواب: سب سے پہلا کام جو امام کریں گے وہ یہ کہ حکام کو ایک ایک کرکے پکڑیں گے اپنے چاہنے والوں کی اصلاح کریں گے دنیا کی اصلاح کریں گے زمین اپنے اندر کے جواہر باہر اگل دے گی زمین ایک غلام کی طرح امامؑ کے پاس آئے گی اور اپنے خزانوں کی چابیاں امامؑ کے حوالے کرے گی (یہ سب تعبیریں ہیں) اس وقت امام آپ سب کو بتائیں گے عدل وانصاف حقیقی کیا ہوتا ہے وہ کتاب وسنت جس کو آپ لوگوں نے ترک کر دیا ہے اور ظاہری طور پر یہ آپ لوگوں کے لیے ختم ہو گئی ہے آپ کے درمیان سے چلی گئی ہے امام مہدیؑ اس کو دوبارہ زندہ کریں گے قرآن وسنت کو لوگوں کے درمیان زندہ کریں گے۔

سوال ۷۸: امام کے ظہور کے بعد والے لوگوں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے اور امام کے ظہور کے بعد والے لوگ کیسے ہونگے اوانکی خصوصیات کیا ہونگی؟

جواب: امام کے ظہور کے بعد بہت ساری باتیں بتائی گئی ہیں عدل وانصاف کے بارے میں بتایا گیا ہے، حقیقی صلح ودوستی کے بارے میں بتایا گیا ہے، آزادی اور مکمل امن وامان کے بارے میں بتایا گیا ہے، مال ودولت کے بارے میں ،مال ودولت کی عادلانہ طورپر تقسیم کے بارے میں بتایا گیا ہے، وسائل فراوان ہونے، گائے، بکری، سب کے بارے میں بتایا جائے گا۔ فساد بالکل ختم ہوجائیں گے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نہ شراب کا وجود ہوگا نہ زنا ہوگا، انسان جھوٹ بولنے سے غیبت کرنے سے حسد کرنے سے تہمت لگانے سے ظلم کرنے سے نفرت کرنے لگے گا یعنی ان تمام گناہوں سے انسان نفرت کرے گا۔

سوال ۷۹: مشہور یورپی فیلسوف راسل اور اس جیسے افراد کی بشریت اور اسکے مستقبل کے بارے میں کیا نظر ہے؟

جواب: راسل اپنی کتاب نئی امنگ میں لکھتا ہے کہ آج کے دانشوروں کی امید بشریت سے ختم ہو گئی ہے اور انکا عقیدہ ہے کہ عنقریب بشر سائنس کے ہاتھوں نیست ونابود ہوجائیگا اور دوسرا یورپی مصنف انشٹین اس بارے میں کہتا ہے کہ انسان نے جو قبر اپنے ہاتھوں سے کھودی ہے اسکے اندر چلا جائے گا اس میں صرف ایک قدم کا فاصلہ رہ گیا ہے انسان ایسے مرحلے تک پہنچ گیا ہے کہ چند بٹن دبانے سے زمین نیست ونابود ہوجائیگی۔

سوال ۸۰: آپ کس حد تک راسل اور انشٹین کے نظریے کو ٹھیک سمجھتے ہیں اور کس حد تک قبول کرتے ہیں؟

جواب: اگر ہم خدا اور اسکی غیبی مدد کے معتقد نہ ہوتے یا اگر ہم قرآن پر اطمینان نہ کرتے کہ جو بشریت اور مستقبل کی بشارت ہمیں دیتا ہے یا اگر ہم فقط ظاہری دنیا کو دیکھتے تو ہم ان افراد کو سچا سمجھتے، کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ جس دن دنیا کو تباہ و برباد کرنیوالے وسائل نہ بنائے گئے ہوں بلکہ روز بروز ان میں افزائش ہو رہی ہے اور قوی سے قوی وسائل بنائے جا رہے ہیں تقریبا بیس سال پہلے جب ایٹم بم بنایا گیا تو دیکھیں کہ وہ طاقت جس نے بیس سال پہلے ایٹم بم تیار کیا وہ پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہو گئی ہے لیکن ہم خدا اور قرآن پر اطمینان رکھتے ہیں۔

سوال ۸۱: انسان کی دنیا کو تباہ و برباد کرنے کی قدرت زیادہ ہونے پر آج کے دانشوروں کی کیا رائے ہے اور بشر کے مستقبل کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں؟

جواب: دانشور کہتے ہیں کہ آج کی دنیا میں کوئی غالب اور کوئی بھی مغلوب نہیں ہے اگر تیسری عالمی جنگ بھی شروع ہو جائے تو اس بارے میں کوئی بحث نہیں ہے کہ کیا امریکا غالب ہے یا یورپ یا چین، بلکہ تیسری جنگ شروع ہو جائے تو جو مغلوب ہو گا وہ زمین اور بشریت ہے اور جو غالب ہو گا وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

سوال ۸۲ : بعض مھدویت کے اعتقاد کی ابتداء کو تیسری صدی کا نصف سمجھتے ہیں آپکی اسکے بارے میں کیا نظر ہے؟

جواب : بعض لوگ جو اس بارے میں کچھ نہیں جانتے مخصوصا ایسے افراد کہ جو مذہب شیعہ اور اسکے اصولوں پر اعتقاد نہیں رکھتے اور بعض ایسی باتوں کو انہوں نے صرف کتابوں میں ہی پڑھا ہے وہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مہدویت پر اعتقاد کی ابتدا صرف تیسری صدی ہجری کے نصف میں ہے جب اس صدی ہجری میں حضرت امام مھدیؑ کی ولادت ہوئی ہے۔

سوال ۸۳ : اگر ممکن ہو تو ایسی کتابوں کی شناخت کرائیں کہ جن میں اہل سنت کی روایات کو امام مہدیؑ کے بارے میں بیان کیا گیا ہو؟

جواب : اسی سال میں جب ہم قم میں تھے تو دو کتابیں اس موضوع پر لکھی گئیں ایک کتاب کے مولف مرحوم آیت اللہ صدر تھے اور یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی اس کتاب میں جتنی بھی روایات نقل کی گئی ہیں وہ سب اہل سنت کی روایات ہیں مہدی موعود کے بارے میں جب انسان اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ اگر اہل سنت کی روایات مہدی موعود کے بارے میں شیعوں سے زیادہ نہیں ہیں تو کم بھی نہیں ہیں۔ دوسری کتاب جو خوش قسمتی سے فارسی زبان میں ہے مرحوم آیت اللہ بروجردی کے کہنے پر تیار کی گئی ہے جس کا نام ہے منتخب الاثر ہے۔

سوال ۸۴: آپکی نظر میں مختار نے کس طرح حضرت حجتؑ کے نام پر قیام کیااور اسکا کیا مقصد تھا؟

جواب: مختار جانتا تھا کہ یہ موضوع اگرچہ سید الشہداؑ کے قاتلوں سے انتقام لینے کا ہے اور اس سے اسے انتہائی اچھی فضا فراہم ہو گئی ہے لیکن لوگ اس کی قیادت میں اس کام پر حاضر نہیں ہیں۔ شاید ایک روایت کے مطابق اس نے امام زین العابدینؑ سے رابطہ کیااور امام نے اس بات کو قبول نہ فرمایا۔ اور جس مسئلہ کی پیغمبر اکرم (ص) نے خبر دے رکھی تھی یعنی امام مہدیؑ کے ظہور کی اس کے بارے میں محمد بن حنفیہؒ جو حضرت امیر المومنین کے صاحبزادے اور سید الشہداؑ کے بھائی تھے کیونکہ ان کا نام بھی محمد تھااور پیغمبر اکرم (ص) کی احادیث میں بھی آیا ہے کہ " اسمہ اسمی " اس کا نام میرے نام پر ہو گا۔ اس نے کہا کہ: ایھاالناس میں زمانے کے مہدی کا نائب ہوں جس کی پیغمبر (ص) نے خبر دی تھی۔

سوال ۸۵ : مختار کے اس کام کا کیاانجام ہوا؟

جواب: مختار نے ایک مدت تک حضرت مہدیؑ کے نام کی نیابت میں اپنے سیاسی کام انجام دیئے لیکن کیا محمد بن حنفیہؒ نے حقیقتاً خود بھی یہ قبول کیا تھا کہ میں ہی مہدیؑ موعود ہوں؟ بعض کہتے ہیں کہ قبول کر لیا تھااس لیے کہ خون حسینی کا انتقام لے سکے لیکن یہ بات ثابت نہیں ہے۔ مختار نے محمد بن حنفیہؒ کو مہدی موعود کے عنوان سے

پہچنوایااس میں کوئی شک نہیں اور پھر بعد میں اسی وجہ سے مذہب کیسانیہ وجود میں آیا ،جب محمد بن حنفیہؓ فوت ہوگئے تومذہب کیسانیہ والوں نے کہاکہ مہدی موعود ہر گز نہیں مر سکتا جب تک دنیا کو عدل وانصاف سے لبریز نہ کر دے پس محمد بن حنفیہؓ مرا نہیں زندہ ہے اور کوہ رضوی میں غائب ہو گیا ہے۔

سوال ۸۶ : شیعہ کی روایات میں نفس زکیہ کے قیام کا بھی ذکر ہوا ہے اس کے بارے کچھ وضاحت کریں؟

جواب: حسن مثنی اور فاطمہ بنت الحسن سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا چونکہ اس بچے کا نسب ماں کی طرف سے حضرت علی اور حضرت زہرا سے ملتا تھااور باپ کی طرف سے بھی، اس بچے کا نسب بہت بہترین تھا لہذا اس بچے کو عبداللہ محض کہتے تھے عبداللہ محض کے بھی دو بیٹے تھے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام ابراہیم تھا ان دونوں کا زمانہ اموی دوران کے اواخر تقریبا ۱۳۰ ہجری کے ہم عصر تھا محمد بن عبداللہ محض بہت ہی نیک اور شریف مرد تھا اسی لیے نفس زکیہ کے نام سے مشہور ہوا، زمانہ بنی امیہ کے آخر میں سادات حسنی نے قیام کیا یہاں تک کہ عباسیوں نے بھی محمد بن عبداللہ محض کے ہاتھ پر بیعت کی۔امام صادقؑ کو بھی ایک نشست میں دعوت کی گئی اور ان سے کہا کہ ہم محمد بن عبداللہ محض کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں آپ بھی سادات حسینی میں سے ہیں آپ بھی بیعت کیجیے امام نے فرمایا : اگر محمد کے قیام کا عنوان امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے تو میں اس کا ساتھ دوں گا اور اس کی تائید بھی کروں گا لیکن اگر اسکے

قیام کا مقصد مہدی امت کے عنوان سے ہے یعنی وہ اس امت کا مہدی ہے تو اس کا یہ قیام ٹھیک نہیں ہے اور خود بھی غلطی پر ہے کیونکہ اس امت کا مہدی محمد بن عبداللہ ہر گز نہیں ہے کوئی اور ہے اور میں اس کے اس قیام کی ہر گز تائید نہیں کروں گا۔

سوال ۸۷: محمد بن عبداللہ محض کی اپنے قیام کے بارے میں کیا نظر تھی اور اپنے مہدی موعود ہونے کے بارے میں اس کی کیا رائے تھی؟

جواب: شاید یہ مطلب محمد بن عبداللہ محض کے لیے بھی اشتباہ کا سبب بن گیا تھا کیونکہ اس کا نام پیغمبر کا ہم نام تھا اور دوسرا اس کے کندھے پر ایک تل تھا [2] جو پیامبر کے کندھے پر بھی تھا لوگ کہتے تھے شاید یہ تل بھی اس چیز کی علامت ہو کہ محمد بن عبداللہ محض ہی امت کا مہدی ہے بہت سے لوگوں نے جب اس کے ہاتھ پر بیعت کی تو مہدی امت کے عنوان سے بیعت کی، اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مہدی امت کا مسئلہ مسلمانوں کے درمیان قطعی تھا کہ جو بھی قیام کرتا تھا اگر وہ قیام کرنے والا شخص تھوڑا سا صالح اور نیک ہوتا تھا تو لوگ اسی کو مہدی موعود سمجھنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہی مہدی موعود ہے، جس کے بارے میں پیغمبر نے فرمایا ہے اگر پیغمبر نے نہ کہا ہوتا تو اس طرح نہ ہوتا۔

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کے بھی ایک کندھے پر تل تھا جسے مہر نبوت کہا گیا ہے۔

سوال۸۸: آپ نے کہا کہ بہت سے لوگ جب مختلف افراد کی بیعت کرتے تو مہدی موعود کے عنوان سے کرتے تھے آپکی نظر میں اس کی کیا وجہ تھی؟

جواب : (میں نے عرض کیا ہے کہ) بہت سے لوگ جب مختلف افراد کی مہدی موعود کے عنوان سے بیعت کرتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی بہت زیادہ روایات مہدی موعود کے عنوان سے لوگوں کے درمیان تھیں اور یہی چیز لوگوں میں غلطی کا باعث بنی لوگ بغیر تحقیق کے بیعت کر لیتے تھے جلدی ایمان لے آتے تھے اور کہتے تھے کہ یہی فرد امت کا مہدی ہے

سوال۸۹: آپ حضرت مہدیؑ پر عقیدہ رکھنے کے لحاظ سے مختلف ادوار کو کیسے دیکھتے ہیں ؟

جواب : جب ہم تاریخ اسلام میں رونما ہونے والے مختلف واقعات کا جائزہ لیتے ہیں اور انکا تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں کئی واقعات کی پیدائش کا پیش خیمہ حضرت مہدیؑ پر عقیدہ نظر آتا ہے۔ ہمارے آئمہؑ میں سے کئی آئمہؑ جب اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو بعض لوگ یہ کہتے کہ انکی شہادت نہیں ہوئی بلکہ شاید وہ غائب ہو گئے ہیں۔ شاید وہ مہدی امت ہیں، ایسی بات حضرت امام موسی کاظمؑ کے بارے میں ہے۔ حضرت امام باقرؑ کے بارے ہے، حضرت امام جعفر صادقؑ کے بارے ہے اور اسی طرح دوسرے آئمہؑ کے

بارے میں بھی یہ سلسلہ رہا یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کا عقیدہ ہر دور میں موجود رہا ہے۔

سوال۹۰ :امام صادق نے اپنے بیٹے اسماعیل کی وفات کے موقع پر اپنے صحابیوں سے کیوں گواہی طلب کی؟

جواب : امام صادق کا ایک بیٹا اسماعیل تھا اسی سے مذہب اسماعیلیہ شروع ہوا۔ اسماعیل امام کی زندگی میں ہی چل بسا، امام کو اسماعیل سے بہت محبت تھی جب اسماعیل کا انتقال ہوا تو امام نے خود اسماعیل کو غسل و کفن دیا اور امام خصوصی طور پر کفن پہنانے کے بعد اسماعیل کے سرہانے آئے اور اپنے احباب کو آواز دی بند کفن کو کھولا اسماعیل کا چہرہ دکھایا اور فرمایا کہ یہ اسماعیل میرا بیٹا ہے اور یہ انتقال کر چکا ہے کل کو یہ دعوانہ کرنا کہ یہ امت کا مہدی ہے اور غائب ہو گیا ہے اس کا جنازہ دیکھ لو۔اس کا چہرہ دیکھ لو اور پہچان لو اور بعد میں دوسرے لوگوں کے درمیان جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں گواہی دینا کہ اسماعیل اس دنیا سے گزر چکے ہیں ان سب باتوں سے یہ پتا چلتا ہے کہ مہدی موعود کا مسئلہ مسلمانوں کے درمیان اس قدر قطعی اور حقیقی تھا کہ اس میں کسی شک کی گنجائش ہی نہیں تھی۔

سوال :۹۱ : کیا مہدی موعود کے ظہور کا مسئلہ اس دور کے شاعروں اور ادیبوں کے درمیان بھی رائج تھا؟

جواب ؛ دعبل خزاعی امام رضاؑ کے پاس آتا ہے اور اپنے شعروں کو مرثیے کی صورت میں امامؑ کو سناتا ہے امامؑ بہت

گریہ کرتے ہیں کیونکہ دعبل نے اپنے شعروں میں حضرت زہراءؑ اور ان کی اولاد کا ذکر کیا تھا اور امامؑ نے بھی اس لئے گریہ کیا تھا کہ دعبل نے نہایت افسوس اور غم کے اظہار سے ان شعروں کو امامؑ کی خدمت میں پیش کیا تھا اور انہی شعروں میں سے دعبل اس موضوع (مھدی موعود) کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اپنے شعر میں وضاحت کرتا ہے کہ یہ تمام واقع ہو گا اور امام مہدیؑ کا ظہور یقینی ہے۔

سوال ۹۲ :آپ نے ان سب سوالات اور جوابات میں بہت سے تاریخی شواہد کا مہدی موعود کے بارے میں ذکر کیا ہے آپ کے اس کام کا کیا مقصد ہے ؟

جواب : اگر ہم چاہتے تو اور بھی تاریخی شواہد کا ذکر کر سکتے تھے اور بھی بہت سے تاریخ میں شواہد موجود ہیں جو مہدی موعود پر دلالت کرتے ہیں لیکن ان سب کا ذکر کرنا ضروری نہیں ، میں نے یہ جو سب تاریخی شواہد عرض کیے ہیں ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ مہدی موعود کا مسئلہ صدر اسلام اور پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانے میں بھی

مسلمانوں کے درمیان قطعی اور مسلم تھا اور پہلی صدی کے دوسرے حصہ میں کئی تاریخی واقعات کے رونما ہونے کا پیش خیمہ بنا ہے۔

سوال ۹۳ : کیا سوڈان کے علاوہ کہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مہدویت کے دعویدار پیدا ہوئے ہیں؟

جواب : دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مہدی موعود کا دعوا کرنے والے بہت زیادہ تھے جیسے ہندوستان اور پاکستان میں قادیانیوں نے بھی مہدویت کے ظہور کا دعوا کیا تھا اور روایات میں بھی ذکر ہوا ہے کہ مہدویت کا دعوا کرنے والے بہت سے دجال ہونگے جو مہدویت کے دعویدار ہوں گے اور یہ سب کے سب جھوٹے لوگ ہیں۔

سوال ۹۴ : بعض لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں کسی قسم کی اصلاح نہ ہو، تاکہ امام کا جلد از جلد ظہور ہو جائے اس کے بارے میں کچھ وضاحت کریں؟

جواب : بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب دنیا ظلم وجور سے بھر جائے گی تو عدل عامہ کا نفاذ ہو جائے گا اسی وجہ سے دنیا کی اصلاح کرنے کے مخالف ہیں اور ان لوگوں کے خیال کے مطابق دنیا میں ظلم وستم زیادہ ہو جانے کے بعد ایک ہی دفعہ انقلاب آئے گا۔ پھر دنیا عدل وانصاف سے بھر جائے گی، اگر یہ لوگ زبان سے یہ بات نہ بھی کہیں تو ان کے دلوں میں مخالفت موجود ہے کیونکہ اگر کوئی ایک شخص بھی اس دنیا کی اصلاح کے لیے قدم اٹھاتا ہے تو یہ لوگ ناراض ہوتے ہیں یا اگر کوئی بھی دنیا میں کوئی نیک کام

کرنا چاہتا ہے تو بھی ایسے افراد ناراض ہوتے ہیں ان لوگوں پر گراں گزرتا ہے کہ کوئی بھی دنیا کی اصلاح کے لیے کوئی اچھا کام کرے اور یہ لوگ اس کے کام میں مانع ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے خیال میں دنیا میں کوئی بھی اچھا اور نیک کام نہیں ہونا چاہیے اگر ایسا ہوگا تو امام کے ظہور میں دیر ہو جائے ہو گی حالانکہ ایسے لوگ نہایت غلط طریقے پر چل رہے ہیں اور شدید غلطی کا شکار ہیں۔

سوال ۹۵: آپ اس نظریے کو کہ دنیا میں نیک کام نہیں ہونا چاہیے کس چیز سے تشبیہ دیتے ہیں اور کس طرح وضاحت کرتے ہیں؟

جواب: دنیا میں رونما ہونے والے بعض واقعات کا پہلو آنی ہوتا ہے جیسے کسی کے بدن پر اگر کوئی پھوڑا نکل آتا ہے تو اب یہ اس حد پر پہنچ جاتا ہے کہ اچانک پھٹ جاتا ہے، پس ہر وہ کام جو اس پھوڑے کے پھٹنے میں رکاوٹ ڈالے وہ برا کام ہوگا، اگر آپ اس پھوڑے پر دوا بھی لگانا چاہتے ہوں تو ایسی دوا ہونی چاہیے جو اس کے جلدی پھٹنے میں مددگار ثابت ہو۔ بعض ایسے فلسفے جو اجتماعی اور سیاسی نظاموں میں پیش کیے جا رہے ہیں ان میں انقلاب کا معنی اسی پھٹنے کا ہے ان کے نزدیک ہر وہ چیز جو اس پھٹنے میں رکاوٹ کا باعث بنے وہ بری ہے اسی وجہ سے بعض اجتماعی نظام پوری طرح اصلاح کے مخالف ہیں، اور انکا کہنا ہے کہ اصلاح معاشرہ کا کیا مطلب؟ بالکل اصلاح نہ کی جائے۔ اور اجازت دی جائے کہ معاشرہ میں ظلم وزیادتی کا بازار گرم ہو اور پریشانیاں بڑھیں تاکہ اچانک انقلاب آئے۔

سوال ۹۶: کیا علمائے دین کے درمیان کوئی ایسا عالم دین بھی ہے جو اس بات کا معتقد ہو کہ امام کے ظہور کی وجہ سے انسان پر سے تمام ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں؟

جواب: آپ کو نہ تو شیعہ حضرات میں کوئی ایسا عالم ملے گا جو یہ کہے کہ امام کے ظہور سے ہماری ذمہ داریاں ساقط ہو جائیں گی اسی طرح اہل سنت حضرات میں بھی کوئی ایسا عالم دین نہیں ہے جو یہ بات کہے کہ امام کے ظہور کی وجہ سے ہماری تمام ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں بلکہ کوئی بھی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی ہے۔

سوال ۹۷: کیا آپ اچانک انقلاب کے نظریے کو بطور کامل مخالف ہیں؟

جواب: یہاں بات کمال تک پہنچنے کی ہے نہ کہ پھٹنے کی، جیسے کوئی پھل تکامل کے راستے پر گامزن ہوتا ہے، اس پھل کے پکنے کا بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے اور پھوڑا پھٹنے کا بھی ایک خاص وقت ہوا کرتا ہے لیکن کا وقت ہوتا ہے پھٹنے کا لیکن پھل کا کمال تک پہنچنے اور پک جانے کا وقت ہوتا ہے یعنی پھل ایک خاص سفر طے کرتا ہے تا کہ پک جائے اور اس مرحلے پر پہنچ جائے کہ اسے کاٹ لیا جائے۔

سوال ۹۸: امام مہدیؑ کے ظہور کے وقت جو اضطراب پایا جائے گا وہ کیسا ہے اور انسانی معاشرے کو کون سی پریشانیاں لاحق ہونگی؟

جواب: جب تک پریشانی حاصل نہ ہو اس وقت تک انسان سنور نہیں سکتا اور پریشانی، پریشانی میں بھی فرق ہے، دنیا میں عام طور پر انسان کو پریشانی لاحق ہوتی ہے پھر دور

ہو جاتی ہے اور پھر جس چیز سے یہ پریشانی دور ہوئی ہے وہی چیز پریشانی بن جاتی ہے صرف فرق یہ ہے اب پہلی پریشانی سے بڑی پریشانی ہے، اور یہی سلسلہ انسانی زندگی میں جاری وساری رہتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ انسانی سماج ایک افقی انداز کا چکر کاٹتا رہتا ہے یعنی پریشانی اور درستگی اور اس کے اوپر کا مرحلہ اور اسی جاری رہنا۔

سوال۹۹: آپ مسلمانوں کی پریشانیوں کو مذکورہ سوالات کی روشنی میں کس انداز سے دیکھتے ہیں؟

جواب: ہم روز بروز امام مہدیؑ کے ظہور کے نزدیک ہو رہے ہیں جہاں ہم پریشانی سے روبرو ہوتے ہیں وہاں ہمیں سروسامان بھی ملتا رہتا ہے اور آج جو افکار و نظریات دنیا کا دانشور طبقہ پیش کر رہا ہے وہ سو سال پہلے نہیں تھے اور وہ یہ کہ آج ان لوگوں کا کہنا ہے کہ عصر حاضر میں بشر کو ان مصائب و آلام سے نجات کا واحد راستہ ایک عالمی حکومت کا قیام ہے، ایسی فکر گزشتہ ادوار میں انسان کے اندر خطور تک نہیں کرتی تھی۔

سوال ۱۰۰: آپ کے نزدیک وہ لوگ جو ظہور حضرت مہدی کے بہانے اپنی دینی ذمہ داریوں کو ترک کرتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟

جواب: جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ جس طرح انسان کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اسی طرح اس کی خوشحالی میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے، لہٰذا اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ذمہ داریوں کو ترک کرو اور اگر ایسا ہوتا تو اسلام حرام کاموں کی انجام دہی کی

اجازت دے دیتااور اسی طرح واجبات کو ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دینے کا حکم دیتا، اور فرما دیتا کہ اپنے بچوں کی تربیت نہ کرو اور انہیں آزاد چھوڑ دو ۔جبکہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔

سوال ۱۰۱: کیا انتہائی چھوٹے درجے کی اصلاح بھی حضرت امام مہدیؑ کے ظہور میں مدد شمار ہو سکتی ہے؟

جواب: یہی اصلاح امام کے ظہور کو قریب کرنے کا ذریعہ ہے، جس طرح پریشانیاں حضرت مہدیؑ کے ظہور میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اسی طرح اصلاح بھی مددگار ہے۔ ہمارے ذہنوں سے ایسے خیالات ختم ہو جانے چاہیے کہ چونکہ ہم امامؑ کے ظہور کے منتظر ہیں لہٰذا فلاں ذمہ داری ہم سے ساقط ہے یہ فکر ہر گز درست نہیں ہے۔

سوال ۱۰۲: آیا امام مہدی (عج) کے ظہور کا مسئلہ صرف ایک خاص گروہ یعنی صرف شیعوں کے ساتھ مخصوص ہے؟

جواب: نہیں بالکل نہیں یہ ایک عالمی مسئلہ ہے یعنی یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو پورے عالم کے ساتھ وابستہ ہے کیونکہ دین اسلام عالمی دین ہے اور تشیع کا حقیقی معنی بھی ایک

جہانی امر ہے پس امام کے ظہور کے مسئلے کو ایک عالمی مسئلے کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے کیونکہ قرآن بھی اس بارے میں کہتا ہے : " ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون " [3] اس آیہ کریمہ میں زمین کی بات ہوئی ہے نہ ایک خاص خطے اور نہ ہی ایک خاص علاقے کی، نہ ہی ایک خاص قوم کی اور نہ ہی ایک خاص گروہ کی بلکہ پوری زمین یعنی پوری دنیا کی بات ہوئی ہے۔

سوال ۱۰۳: کیا آپکی نظر میں دنیا کو نابود کرنے والے وسائل سے دنیا نابودی کی طرف جارہی ہے؟

جواب : انسان مستقبل کی بابت امیدوار ہے اور وہ اس امید سے ہے کہ دنیا نابود نہیں ہوگی اور میں نے بھی اس چیز کا بار بار تکرار کیا ہے کہ آج کل یہ فکر کہ دنیا نابودی کی طرف جارہی ہے یورپ کی طرف سے آئی ہے کیونکہ یورپی لوگوں کا کہنا ہے کہ انسان نے جو قبر اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے کھودی ہے اس قبر میں جانے کیلئے صرف ایک قدم کا فاصلہ رہ گیا ہے دنیا کے ظاہری اصولوں کے مطابق یورپی لوگوں کی بات سچ لگتی ہے لیکن ہمارا دین اسلام اور دینی اصول ہمیں یہ کہتے ہیں کہ انسان کی سعادتمندانہ زندگی مستقبل میں ہے یعنی انسان کا آیندہ سعادتمند ہوگا۔ یہ جو موجودہ زندگی ہے یہ زندگی وقتی اور عارضی ہے۔

---

[3]۔ انبیاء، ۱۰۵

سوال ۱۰۴: کیا یہ ممکن ہے کہ انسان کہ زندگی میں ایسا دور بھی آئے کہ جب انسان کی عقل اور عدل کا دور دورہ ہو ؟

جواب: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسا دور نہ آئے، کیا یہ ہو سکتا ہے کہ خداوند متعال نے اس کائنات کو خلق کیا ہو اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہو اور اس سے پہلے کہ انسان اپنے کمال تک پہنچے ایک ہی مرتبہ تمام انسانوں کو تباہ و برباد کر دے؟ پس اس سے پتہ چلتا ہے کہ مہدویت کا فلسفہ بہت ہی بڑا اور عالمی ہے

سوال ۱۰۵: کیا ہماری دعاؤں کی کتابوں میں بھی حضرت مہدیؑ اور ان کی حکومت کے بارے میں کوئی دعا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیمات انتہائی عظیم ہیں جیسے دعای افتتاح؛اور وہ دعائیں جو ہم ماہ مبارک رمضان کی راتوں میں پڑھتے ہیں۔

یہ دعائیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان دعاؤں کے آخری حصے میں خصوصا امامؑ کے وجود کی طرف اشارہ کیا گیا ہے میں بھی زیادہ تر انہی دعاؤں کا مطالعہ کرتا ہوں؛مثلا یہ کہ خدایا ہم یہ آرزو کرتے ہیں اور تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت کے سائے میں کہ جہاں اسلام حقیقی کی حکمرانی ہو اور اسلام کو عزت ملے اور نفاق اور منافرت کا خاتمہ ہو اور ہمیں یہ افتخار حاصل ہو سکے کہ ہم اس دور میں لوگوں کو تیری

اطاعت کی طرف دعوت دینے والے ہوں اور دوسروں کے لیے راہنما کا کردار ادا کر سکیں۔

سوال ۱۰۶: مستقبل کی بابت امید لگانا اور ظہور کے بارے میں مومنین کے دلوں میں کیا کیفیت ہے؟

جواب: مومن لوگوں کا یہ شیوہ ہے کہ وہ ہر گز ناامید نہیں ہوتے، اور وہ چیز جو یہاں اہمیت کی حامل ہے وہ یہ ہے کہ ظہور امامؑ کا انتظار اور یأس و ناامیدی کا شکار نہ ہونا یہ اللہ تعالی کی عنایت ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کر رکھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے انہیں خاص خوشخبری بھی دے رکھی ہے۔

سوال ۱۰۷: ہمیں یہ معلوم ہے کہ ظہور امامؑ کے وقت جنگیں ہوں گی کیا یہ لڑائیاں مقدس اور جہاد شمار ہوں گی؟

جواب: ایک نئی چیز کا پرانی سے برسرپیکار ہونا اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تاریخ ایک دورانیے سے دوسرے میں منتقل ہو گی اور اس سے انسانیت کو تکامل حاصل ہو گا اور جہاد یعنی نئے کا پرانے سے برسرپیکار ہونا اور یہ کام یقینا مقدس ہے کیونکہ پرانے کو ہٹا کر معاشرے میں نئی روح پھونکنا اور اسے کمال کی طرف راہنمائی کرنا یہ بہت ہی عظیم کام ہے اور یہاں چونکہ پرانے ظلم و متجاوز ہیں لہٰذا تجاوز اور حملہ آور کے مقابلے میں دفاع کرنا بالکل مشروع اور درست کام ہے۔

سوال ۱۰۸: آپ نے پچھلے سوالوں میں انتظار کو دو قسموں میں تقسیم کیا تھا اب بتائیے کہ ان دو قسموں کا سبب کیا ہے؟

جواب: ان دو قسموں کی صحیح وجہ تو انتظار کے بارے میں دو قسم کی نگاہیں ہیں اور پھر ان دو قسموں کا اصلی سبب آخر الزمان میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں دو قسم کے تجزیے اور افکار ہیں۔

سوال ۱۰۹: وہ افراد جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انتظار تباہی کے مترادف ہے وہ اپنی اس فکر کو کس انداز سے بیان کرتے ہیں؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ جب صلح و امن اپنے آخری نقطے پر پہنچ جائے گی اور حق و حقیقت کا کوئی دم بھرنے والا نہ رہے گا تو اس وقت باطل کو کھلا میدان مل جائے گا اور اس وقت پھر سوائے باطل قوتوں کے کوئی اور حاکم نہیں رہے گا اور صالح فرد کا ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا اس وقت ایک دھماکہ ہوگا اور غیبی ہاتھ حقیقت کی نجات کے لیے ظاہر ہوگا نہ یہ کہ اہل حقیقت کیونکہ اس وقت حقیقت کا تو کوئی دم بھرنے والا ہوگا ہی نہیں۔ لہٰذا ہر اصلاح قابل مذمت ہے کیونکہ ہر اصلاح ایک روشن نقطے کی مانند ہے۔

سوال ۱۱۰: آپ فرمایئے کہ ویرانگر انتظار کا عقیدہ رکھنے والوں کا گناہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

جواب : یہی وہ مقام ہے کہ جہاں گناہ فال بھی ہے اور تماشا بھی، لذت بھی ہے اور انقلاب کی مدد بھی، اور یہی وہ مقام ہے کہ جہاں یہ گروہ مصلحان، مجاہدین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں سے شدید بغض اور دشمنی سے برتاؤ کریں گے، کیونکہ وہ انہیں ظہور امام مہدیؑ اور قیام امامؑ کو لیٹ کرنے کا سبب سمجھیں گے۔ اب اگر وہ خود اہل گناہ نہ بھی ہوئے انکا ضمیر اور فکر گناہوں پر راضی ہوں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گناہوں کو ظہور امامؑ کا مقدمہ سمجھتے ہیں۔

سوال ۱۱۱: بعض آیات میں تعمیری انتظار کی بات آئی ہے آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب : ان آیات سے استفادہ ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اہل حق کے جہاد کے سلسلے کی ہی کڑی ہے جو انکی حتمی کامیابی اور فتح پر ختم ہو گی اور کسی بھی شخص کا اس عظیم سعادت میں شامل ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ وہ اہل حق میں سے ہو۔ اور وہ آیات کہ جن کے بارے میں روایات میں اشارہ ہوا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ اس خوشخبری کا مظہر ہیں کہ جو اہل ایمان اور عمل صالح انجام دینے والوں کو دی گئی ہے۔ پس آخری کامیابی اور فتح اہل ایمان کی ہی ہو گی۔

سوال ۱۱۲: آپ نے فرمایا کہ امام مہدیؑ کا ظہور مستضعفین پر اختتام پذیر ہو گا کیا اس پر کوئی روایت بھی موجود ہے؟

جواب: معروف حدیث جس میں فرمایا گیا "یملاء اللہ بہ الارض قسطا و عدلا بعد ماملئت ظلما و جورا" یہ ہمارے دعوے کی دلیل ہے اور اس حدیث میں بھی ظلم کو بیان کیا گیا ہے اور ظالم گروہ کی بات کی گئ ہے۔ جس کا لازمہ یہ ہے کہ ایک مظلوم گروہ بھی ہونا چاہیے۔ اور اس آیت سے سمجھ آتا ہے کہ امام مہدیؑ کا قیام مظلوموں کی حمایت کے لیے ہے۔ اور یہ بات بھی عیاں ہے کہ اگر کہا جاتا کہ "یملاء اللہ بہ الارض ایمانا و توحیدا وصلاحا بعد ماملئت کفرا و شرک" جبکہ ظلم کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ حتما ایک ایسا گروہ ہو جس کی حمایت کرنا ضروری ہو۔

معروضی سوالات

۱. انبیاء کی بعث کا کیا مقصد تھا؟

- خدا اور بندے کے درمیان رابطہ برقرار کرنا
- لوگوں کی فلاح
- لوگوں کے درمیان ارتباط ایجاد کرنا
- الف اور ج صحیح ہے

۲. دنیا میں انسانیت کا مستقبل کیا ہے؟

- نیکی
- فلاح
- عدل و انصاف
- تمام صورتیں

۳. دنیا کی عاقبت کیا ہے؟

- توحید
- توحید اور امن عامہ
- امن عامہ
- فنا

۴. عدل و انصاف کا مد مقابل کیا ہے؟

- ظلم
- فنا
- ویرانی

- جھوٹ

۵. تبعیض کا مد مقابل کیا ہے؟

- برابری
- عدل وانصاف
- لیاقت
- احسان

٦. حق کہاں سے لیا گیا ہے؟

- تخلیق سے
- لوگوں سے
- خالق سے
- معاشرے کے پسماندہ طبقہ سے

۷. عدل وانصاف کا سر چشمہ کیا ہے؟

- معاشرہ

- لوگ
- باطن انسان
- مخلوقات

۸. "راسل" کے نزدیک انسان کی خلقت کس طرح کی ہے؟

- مال دوست ہے
- نفع پرست ہے
- دنیا پرست ہے
- سب صورتیں ٹھیک ہیں

۹. عدل و انصاف کے بارے میں مارکسیزم کا کیا نظریہ ہے؟

- انسان عدل کی خواہش کر سکتا ہے
- عدل ایک عمل کا نام ہے جسکا ذریعہ انسان نہیں ہے
- انسان کو چاہیے کہ اپنا نفع عدل میں ہی تلاش کرے
- تمام صورتیں درست ہیں

۱۰. اسلامی نقطہ نظر سے انسان، عدل وانصاف سے کیوں گریز کرتا ہے؟

- کیونکہ ابھی وہ کمال تک نہیں پہنچا
- وہ خود نہیں چاہتا
- ابھی اس قدرت تک نہیں پہنچا
- عدل وانصاف کا وجود ہی کہاں ہے

۱۱. عدل وانصاف کس صنف سے ہے؟

- خوبصورتی
- محسوس خوبصورتی
- معقول خوبصورتی
- تمام صورتیں درست ہیں

۱۲. امام مہدی کے ظہور کے وقت عقل انسانی کس طرح ہو گی؟

- اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی
- بڑھ جائے گی

- تبدیلی آئے گی
- کم ہو جائے گی

۱۳. **امام مہدی کا ظہور کس وقت ہو گا؟**

- جب ظلم بڑھ جائے گا
- جب سب انکی انتظار میں ہوں گے
- جب عدل وانصاف برپا ہو گا
- تمام صورتیں درست ہیں

۱۴. **حضرت علی علیہ السلام کی ظہور سے پہلے رونما ہونے والے واقعات کے بارے کیا پیشن گوئی ہے؟**

- زلزلہ
- خطرناک جنگیں
- سیلاب
- عدل وانصاف کا فقدان

۱۵. حضرت مہدی کا لقب کس کلمہ سے لیا گیا ہے؟

- ایمان
- قیام
- امامت
- عدل و انصاف

۱۶. حضرت مہدی کو ہم کس چیز سے پہچانتے ہیں؟

- قیام سے
- مہربانی سے
- عدل و انصاف سے
- تمام صورتیں درست ہیں

۱۷. جب عدل برپا ہو جائے گا تو آخر الزمان کے لوگوں کی پھر کیا پریشانی رہے گی؟

- وہ صدقہ نہیں دے پائیں گے

- تمام آپس میں دوست ہوں گے
- کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا
- کوئی بھی درست نہیں

۱۸. حضرت مہدی کے ظہور کے کیا اثرات ہوں گے ؟

- عدل وانصاف
- امن عامہ
- نعمتوں کی فراوانی
- تمام صورتیں درست ہیں

۱۹. کس عمل کی فضیلت دوسرے اعمال سے زیادہ ہے؟

- انتظار فرج
- سچائی
- محبت اور دوستی
- فقراء کی مدد

۲۰. آخر میں کونسی حکومت لوگوں پر حکمرانی کرے گی؟

- اسلامی حکومت
- صالح حکومت
- ایران کی حکومت
- کوئی بھی نہیں

۲۱. کس زمانے سے حضرت مہدی کی خبریں اسلام میں کچھ خاص واقعات کا پیش خیمہ بنی ہیں؟

- قرن اول
- دوسری صدی کے دوسرے حصہ سے
- پہلی صدی کے دوسرے حصہ سے
- قرن سوم سے

۲۲. کیا زمین کا حجت سے خالی ہونا ممکن ہے؟

- جی ہاں

- بعض اوقات
- ہر گز نہیں
- شاید

۲۳. حضرت مہدی کا ظہور اور مہدویت کا عقیدہ سب سے پہلے کس واقعہ میں ظاہر ہوا؟

- اسلامی انقلاب ایران
- قیام مختار میں
- ایران، عراق جنگ میں
- پیغمبر اسلام (ص) کی جنگوں میں

۲۴. دوران جوانی کس دورانیے کو کہا جاتا ہے؟

- غضب
- پختگی
- شہوت

- پہلا اور دوسرا صحیح ہے

۲۵. کونسا دورانیہ عقل کی حکمرانی کا ہے؟

- جوانی
- بڑھاپا
- میان سالی
- کوئی بھی نہیں